بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لمثل ھذا فلیعمل العاملون

www.KitaboSunnat.com

اعزاز القرآن لعباد الرحمان

المعروف

اوصافِ مومن

حافظ محمد الیاس اثری

استاذ جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ

ناشر

محمد یوسف ملک ◎ نزد صغیر پارک صغیر روڈ گوجرانوالہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- **کتاب وسنت ڈاٹ کام** پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- **مجلس التحقیق الاسلامی** کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (**Upload**) کی جاتی ہیں۔
- **دعوتی مقاصد** کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (**Download**) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی

کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے

درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لمثل ہذا فلیعمل العاملون

اعزاز الرحمن لعباد الرحمن

المعروف

اوصافِ مومن

حافظ محمد الیاس اثری

استاذ جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ

www.KitaboSunnat.com

ناشر

محمد یوسف ملک ◎ نزد صغیر پارک صغیر روڈ گوجرانوالہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وجہ تالیف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بحمد اللہ تعالیٰ کچھ عرصہ ہوا ہے کہ جامع مسجد مسلم اہلحدیث نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ میں بعد نماز صبح درسِ قرآنِ مجید کی ذمہ داری سنبھالے ہوئے ہوں۔ اتفاق کی بات ہے کہ رمضان ۱۴۰۹ھ میں سورۂ فرقان کا درس جاری تھا جب درس سورت کے اختتامی مراحل میں داخل ہوا تو آخری رکوع میں عِبَادُ الرَّحْمٰن (خدائے قدوس کے پسندیدہ بندوں) کی لائق تحسین اور قابل رشک بارہ صفات کا تذکرہ ہے۔ حسبِ معمول جب ان کا آغاز ہوا اور ترتیب وار ان کا بیان ہوا تو برادرم جناب ملک محمد یوسف صاحب نے محسوس کیا "ورنہ من انم کہ من دانم" کہ افادۂ عام کی خاطر اس کی اشاعت بہت ضروری ہے چنانچہ انھوں نے فرمایا کہ آپ ان تمام صفات کو مرتب فرمادیں تاکہ میں اسے اپنے والدین کے ایصالِ ثواب کے لیے شائع کردوں۔ ملک صاحب کی اس پیشکش نے میرے عزم و حوصلے کو جلا بخشی اور مزید یہ کہ ان کے ایثار و قربانی اور اعلان کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے میرے ایک دیرینہ خیال و خواہش کی تکمیل بھی فرمادی۔ وَكَانَ أَمْرُ اللهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرًا

چنانچہ حسبِ عادت طوالت سے اجتناب اور گریز کرتے ہوئے بڑے ایجاز و اختصار کے ساتھ یہ چند اوراق قارئین کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں اور دعا بھی کرتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں کہ اللہ پاک میری اور ملک صاحب کی یہ محنت و کوشش اور سعی کو شرفِ قبولیت بخشے۔ آمین

عباد الرحمان کی یہ بارہ صفات گویا مستقل بارہ مضامین ہیں جن میں نے انہیں اشارۃً لکھا ہے۔ مزید وسعت کے لیے ان اشارات کی روشنی میں کتب مطولات کی طرف مراجعت فرما لی جائے۔

؎ بِقَدْرِ الْکَدِّ تُعْطٰی مَا تَرُوْمُ
وَمَنْ رَامَ الْمُنٰی لَیْلًا یَقُوْمُ

اَلْعَبْد
محمد الیاس اثری غفرلہ
استاذ جامعہ اسلامیہ اہلحدیث
گوجرانوالہ
۱۳ مئی سنہ ۱۹۸۹ء ۷ شوال سنہ ۱۴۰۹ھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا

رحمان کے (اصل) بندے وہ ہیں جو زمین پر نرم چال چلتے ہیں

اس سورت کے اکثر و بیشتر مضامین رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت اور بعثت کے ثبوت اور کفار و مشرکین کے اعتراضات کے جوابات پر مشتمل ہیں۔ اور بعض مکذب اقوام اور ان کے ہلاکت خیز انجام کا ذکر ہے پھر ان آیات میں اللہ پاک نے اپنے مخصوص و مقبول اور پسندیدہ بندوں کا ذکر کیا ہے کہ ان کے عقائد درست، اعمال صحیح اخلاق خوبصورت، اعلیٰ گفتگو، پسندیدہ عادات اور احوال قابل رشک ہیں۔

عباد الرحمان

خلقۃً تمام انسان اللہ پاک کے بندے ہیں اور تمام مخلوق تکوینی اور جبری طور پر اللہ پاک کے ارادے اور مشیت کے تابع ہے مگر جن مخصوص اور محبوب بندوں کا یہاں تذکرہ ہو رہا ہے یہ وہ لوگ ہیں جو شعوری طور پر اپنے اختیار و ارادے سے اس کی بندگی و عبادت کرتے ہیں اور جن میں مندرجہ ذیل تمام اوصاف پائے جاتے ہیں۔

فائدہ: قرآن عظیم نے عباد الرحمان کو مختلف القاب سے خطاب کیا ہے۔ کہیں اولیاء اللہ اور اولیاء الرحمان سے ان کو مخاطب کیا ہے کہیں حزب اللہ اور متقین کے لفظ سے یاد کیا گیا ہے اور کہیں مخلصین، مومنین اور صالحین سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہیں پکارا گیا ہے۔

ھَوْنًا آہستہ آہستہ آرام۔ وقار و نرمی اور سبکی چال مراد ہے۔

۱۔ اَلَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ ھَوْنًا

یہ عباد الرحمان کا پہلا وصف ہے

کہ وہ زمین خدا پر تواضع۔ عاجزی۔ انکساری اور نرم چال چلتے ہیں مگر متانت و سنجیدگی اور وقار و عظمت کو پوری طرح اختیار کیے ہوئے ہوتے ہیں۔ جباروں کی طرح اکڑ کر، مفسدوں کی طرح تکبر اور شیخی سے اور سرکشوں کی طرح اپنا زور جتانے کی کوشش نہیں کرتے بلکہ وہ ایک سلیم الفطرت اور نیک مزاج انسان کی طرح چلتے ہیں یہ امر قابلِ غور ہے کہ نرم چال سے مریضانہ اور مریل چال مراد نہیں ہے جو تصنع اور بناوٹ کا نتیجہ ہوتی ہے جناب فاروقِ اعظم (م ۲۳ھ) رضی اللہ عنہ نے ایک نوجوان کو دیکھا کہ وہ بڑے تکلف سے آہستہ آہستہ "مریضوں کی طرح" چل رہا تھا جناب فاروق رضؓ نے پوچھا اے نوجوان!

مَا بَالُكَ أَ أَنْتَ مَرِيْضٌ ؟ کیا بات ہے آپ کچھ بیمار ہیں؟

نوجوان نے کہا

لَا يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۔؟ جناب امیر مجھے کوئی بیماری نہیں ہے۔

جناب فاروق رضؓ نے فرمایا کہ پھر یہ میرا کوڑا دیکھا ہے انسانوں کی طرح۔ صحیح چال چل یہ مصنوعی چال چھوڑ دے (ابن کثیر ص ۳۲۲ ج ۳)

جس طرح یہ مصنوعی چال مصنوعی و ناجائز ہے اسی طرح متکبرانہ چال ڈھال اور روش بھی ناجائز اور حرام ہے

۹۹-... جے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور
نمبر ...06814...

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارشاد ربانی ہے۔

لَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا	زمین پر اتراتا ہوا نہ چل نہ تو زمین
اِنَّکَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَ	پھاڑ سکتا ہے اور نہ پہاڑوں کی بلندی
لَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا۔	پر پہنچ سکتا ہے۔

(بنی اسرائیل)

اور اس کی خدمت میں جناب لقمان بن باعور" جو اپنے وقت کے نہایت صالح انسان تھے" نے اپنے بیٹے (ثاران یا مُشکم) کو کہا تھا کہ:

وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ	لوگوں سے منہ پھیر کر بات نہ کر
وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا اِنَّ	اور زمین پر اکڑ کر نہ چل اللہ پاک کسی خود
اللّٰہَ لَا یُحِبُّ کُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ	پسند اور فخر کرنے والے کو پسند نہیں
وَاقْصِدْ فِیْ مَشْیِكَ (لقمان)	کرتا اور میانہ چال چل۔

ان آیات کی روشنی میں جو معاشرہ معرض تشکیل میں آیا تھا اس میں ایک عام آدمی سے لے کر ایک حکمران تک اس فعل قبیح سے کوسوں دور تھے اور ان کے دل و دماغ میں تکبر و غرور اور فخر و کبریائی کا شائبہ اور تصور تک موجود نہ تھا ان کی نشست و برخاست، چال ڈھال، لباس، خوراک، گفتگو، رہائش اور سواری خریدنے تک میں نہ صرف یہ کہ انکساری و تواضع تھی بلکہ فقیری و درویشی کی شان پائی جاتی تھی۔

تکبّر کی تعریف

جناب عبداللہ بن مسعود (م ۳۲ھ) رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس آدمی کے دل میں ذرہ برابر تکبر ہوا وہ جنت میں نہیں جائے گا۔ دوسری حدیث میں آتا ہے کہ جس آدمی کے دل میں رائی کے دانے کے برابر تکبر ہوا وہ جنت میں نہیں جائے گا ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آدمی نے کہا کہ اللہ کے نبیؐ ہر آدمی پسند کرتا ہے کہ اس کے کپڑے اچھے ہوں جوتا اچھا ہو" گویا سائل نے اس کو تکبر سمجھا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ خود خوبصورت ہیں اور خوبصورتی کو پسند کرتے ہیں یعنی یہ تکبر نہیں ہے۔

فرمایا کہ :۔

اَلْکِبْرُ: بَطَرُ الْحَقِّ .... وَغَمْطُ النَّاسِ۔ وفی روایۃ سَفَهُ الحق — حق بات کا انکار کرنا اور لوگوں کو حقیر خیال کرنا تکبر ہے۔

مسلم ج۱ ص۶۵ سنن ابی داؤد ص۵۶۲ ۔ مسند احمد ج۱ ص۳۸۵ ج۱ ص۴۲۷

انجامِ تکبر

اس دنیا میں سب سے پہلے حق کا انکار کرنے والا ابلیس لعین تھا جناب باری تعالےٰ نے جناب آدم کی تخلیق کے بعد ملائکہ اور ابلیس کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو ملائکہ نے حکم الٰہی کی فوراً تعمیل کی اور لَا یَعْصُوْنَ اللّٰہَ مَآ اَمَرَھُمْ وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ کی تصویر بن گئے رب تعالےٰ کے انعامات کے حقدار ہو گئے اور ابلیس اکڑ گیا اور کہنے لگا کہ

اَنَا خَیْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ (الاعراف) — میں بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے اور اس کو مٹی سے پیدا کیا ہے۔

اس کا یہ خیال تھا کہ میں آگ سے پیدا ہوا ہوں اور آگ اوپر کو اٹھتی ہے آدم مٹی سے پیدا ہوا ہے اور مٹی نیچے جانے والی شی ہے بلند و فائق کو ذلیل و پست کے سامنے جھکنے کا حکم دینا چہ معنی دارد ؟

شیطان کا یہ استدلال صحیح نہیں ہے کیونکہ عزت و شرف خدا کی طاعت و فرمانبرداری میں ہے اصل اور مبنیٰ کے لحاظ سے نہیں، آدم اس لیے احترام و فضیلت کے مستحق ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ اس نے عہد الست بربکم کا جواب بلیٰ "کیوں نہیں" سے دیا اور شیطان اس سے راندہ درگاہ رب جلیل ہے کہ اس نے طاعت سے منہ موڑا ہے۔

رب تعالیٰ نے فرمایا کہ :-

فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ وَّاِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ (الحجر)	یہاں سے دور ہو جا، تو میری نگاہوں میں مردود ہے کہ قیامت تک تیرے اوپر میری لعنت ہے۔

جناب سعدی شیرازی (م ۶۹۱ھ) نے تکبر کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ

سے تکبر عزازیل را خوار کرد	بزندان لعنت گرفتار کرد

تکبر نے شیطان کو ذلیل کر دیا ہے لعنت کے قید خانے میں گرفتار کر دیا ہے

سبق آموز واقعہ

سلطان محمود غزنوی کا ایک غلام (ایاز) تھا سلطان کو اس سے بہت محبت تھی غزنوی مرحوم اس کو امراء اور وزراء کی مجلس میں بھی بلا لیا کرتے تھے یہ امراء وزراء پر نہایت شاق گذرتا کہ یہ ہمارے درجے کا تو ہے نہیں یہ یہاں کیوں آتا ہے ایک دن سلطان ہندستان سے واپسی کے موقع پر کچھ ہیرے اور جواہرات لائے سلطان نے ایک بہترین ہیرا لیا اور باری باری تمام وزراء سے کہا کہ اس کو توڑ دو سب نے یہی خیال کیا کہ یہ کوئی بڑا امتحانی سوال ہے انھوں نے توڑنے سے انکار کر دیا بالآخر سلطان نے ایاز سے کہا کہ ہتھوڑا لو اور اس کو توڑ دو اس نے ہتھوڑا لیا اور ہیرا توڑ دیا سلطان نے پوچھا کہ ایاز! اتنا قیمتی ہیرا تو نے کیوں توڑا ہے؟ اس نے کہا ایک ہے اس ہیرے کی قدر و قیمت اور ایک ہے آپ کے فرمان کی قدر و منزلت۔ میرے نزدیک آپ کے حکم کی قدر و قیمت زیادہ ہے اس لیے میں نے اسے توڑ دیا ہے، کاش شیطان بھی سمجھ جاتا کہ یہ حکم کس کا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِنسانیّت کا قاتلِ اوّل

جناب آدم علیہ السلام کے دو بیٹے تھے ایک قابیل دوسرا ہابیل، قابیل نے ہابیل کو قتل کر دیا۔ واقعہ یوں پیش آیا کہ جناب حوا علیہا السلام کے ہاں ایک وقت میں بیٹا اور بیٹی اکٹھے پیدا ہوتے تھے مثلاً ایک وقت میں قابیل اور اس کی بہن دونوں پیدا ہوئے دوسرے موقع پر ہابیل اور اس کی بہن دونوں پیدا ہوئے۔ نکاح کا دستور یہ تھا قابیل کا نکاح اس کے ساتھ پیدا ہونے والی بہن سے نہیں ہو سکتا تھا بلکہ قابیل کا نکاح ہابیل کی بہن سے اور ہابیل کا نکاح قابیل کی بہن سے ہونا تھا قابیل نے کہا کہ میں ایسا نہیں کروں گا بلکہ میں اپنے ساتھ پیدا ہونے والی اپنی بہن سے نکاح کروں گا کیونکہ ہابیل کی بہن خوبصورت نہیں ہے۔

جناب آدم علیہ السلام نے کہا کہ اللہ کے ہاں قربانی پیش کرو جس کی قربانی منظور ہو گئی اس کی بات قابل قبول ہو گی اور دوسرے کو اپنے موقف سے رجوع کرنا ہو گا۔ جب قربانی پیش کرنے کا موقع آیا تو ہابیل کی منظور ہوئی اور قابیل کی نامنظور جس کی وجہ سے قابیل نے ہابیل کو قتل کر دیا۔ قتل کے بعد اب میت کو اپنی پشت پر اٹھائے پھرتا ہے زمین میں دفن کرنے کا علم نہ تھا پھر اللہ تعالیٰ نے ایک کوے کے ذریعے اس کی راہنمائی فرمائی اب کفِ افسوس ملنے لگا ؎

اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت

اسی ابلیس اور قابیل کے بارے میں قیامت والے دن کفار کہیں گے۔

رَبَّنَآ اَرِنَا الَّذَيْنِ اَضَلّٰنَا	اے ہمارے پروردگار ہمیں وہ دو افراد
مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ نَجْعَلْهُمَا	دکھا جن کا تعلق جنوں اور انسانوں سے
تَحْتَ اَقْدَامِنَا لِيَكُوْنَا	ہے ہم ان کو اپنے قدموں کے نیچے کریں
مِنَ الْاَسْفَلِيْنَ (حم السجدة)	تاکہ وہ ذلیل و رسوا ہوں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رب تعالیٰ نے ٹھیک فرمایا ہے کہ :۔

أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِلْمُتَكَبِّرِينَ (زمر)	کیا مغرور لوگوں کا ٹھکانا جہنم نہیں ہے؟ ہے۔

جناب عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :

يُحْشَرُ الْمُتَكَبِّرُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَمْثَالَ الذَّرِّ فِي صُوَرِ النَّاسِ يَعْلُوهُمْ كُلُّ شَيْءٍ مِنَ الصَّغَارِ حَتَّى يَدْخُلُوا سِجْنًا فِي جَهَنَّمَ يُقَالُ لَهُ بُولَسُ فَتَعْلُوهُمْ نَارُ الْأَنْيَارِ يُسْقَوْنَ مِنْ طِينَةِ الْخَبَالِ عُصَارَةِ أَهْلِ النَّارِ	متکبرین کو قیامت والے دن چیونٹیوں کی طرح لوگوں کی شکل میں اکٹھا کیا جائے گا ان پر ہر طرح کی ذلت و رسوائی چھائی ہوگی وہ دوزخ کے ایک خاص جیل خانے (بولس) میں رکھے جائیں گے اور ان پر سخت قسم کی آگ غالب ہو گی وہ اہل جہنم کا نچوڑ (جوس) پلائے جائیں گے۔

(مسند احمد ج ۲ ص ۱۷۹ ترمذی ابواب صفۃ القیامۃ ج ۲ ص ۸۵)

انتباہ

آج کل اکثر لوگ تہبند، شلوار، اور پتلون وغیرہ ٹخنوں سے نیچے رکھنے کے عادی ہیں بسیار وعظ و تبلیغ کے باوجود ٹس سے مس نہیں ہوتے یہ بھی تکبر کی علامت ہے اور یاد رکھنا بعض اوقات دنیا میں اس کی سزا مل جاتی ہے جناب ابوہریرہ رض سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :

بَيْنَمَا رَجُلٌ شَابٌّ يَمْشِي فِي حُلَّةٍ يَتَبَخْتَرُ فِيهَا	ایک نوجوان اپنے سوٹ میں اکڑ کر چادر لٹکائے ہوئے چل رہا تھا کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُسْبِلًا إِزَارَهُ إِذْ بَلَعَتْهُ الْاَرْضُ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ (مسند احمد ص۲۹۲ ج ۲، ص۲۶۷ ج ۲)

کہ زمین اسے نگل گئی اور وہ قیامت تک اس میں چلتا رہے گا۔

۲۔ جناب ابن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے۔

كَسَانِي رَسُولُ اللّٰهِ قُبْطِيَّةً وَكَسَا أُسَامَةَ حُلَّةً سِيَرَاءَ قَالَ فَنَظَرَ فَرَآنِي قَدْ أَسْبَلْتُ فَجَاءَ فَأَخَذَ بِمَنْكِبِي وَقَالَ يَا ابْنَ عُمَرَ كُلُّ شَيْءٍ مَسَّ الْاَرْضَ مِنَ الثِّيَابِ فَفِي النَّارِ فَرَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَتَّزِرُ إِلَى نِصْفِ السَّاقِ (مسند احمد ص۹۸ ج ۲)

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے قبطی کپڑا دیا اور اُسامہ کو سیرائی سوٹ دیا مجھے آپؐ نے دیکھا کہ میں نے ٹخنوں سے نیچے کپڑا کیا ہوا تھا آپؐ نے میرا کندھا پکڑا اور فرمایا، ابن عمرؓ! جو کپڑا زمین سے لگتا ہے وہ حصہ آگ میں جلے گا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر میں نے ابن کو دیکھا کہ وہ نصف پنڈلی پر تہبند باندھتے تھے۔

۳۔ جناب ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

اَلَّذِي يَجُرُّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

جو آدمی تکبر سے کپڑا لٹکاتا ہے قیامت والے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف (شفقت کی نگاہ سے) نہیں دیکھے گا۔

(ابن ماجہ ص۲۵۵ کتاب اللباس)

۴۔ ان سے ملتے جلتے الفاظ جناب ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں۔
(ابن ماجہ کتاب اللباس ص۲۵۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۔ جناب مغیرہ بن شعبہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے سفیان۔

لَا تُسْبِلْ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُسْبِلِيْنَ (ابن ماجہ۔ کتاب اللباس ص ۲۵۵ مسند احمد ج ۴ ص ۲۴۶، ج ۴ ص ۲۵۰، ج ۴ ص ۲۵۳)

چادر نہ لٹکا کیونکہ چادر لٹکانے والوں کو رب پسند نہیں کرتا۔

۶۔ جناب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

بَيْنَمَا رَجُلٌ يُصَلِّي مُسْبِلًا إِزَارَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اِذْهَبْ فَتَوَضَّأْ فَذَهَبَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ اذْهَبْ فَتَوَضَّأْ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا لَكَ أَمَرْتَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ ثُمَّ سَكَتَّ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّهُ يُصَلِّي وَهُوَ مُسْبِلٌ إِزَارَهُ۔ وَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى لَا يَقْبَلُ صَلٰوةَ رَجُلٍ مُسْبِلٍ۔ ابوداؤد کتاب اللباس ج ۲ ص ۵۶۵ مسند احمد ج ۵ ص ۳۷۹ مسند احمد ج ۴ ص ۶۷

ایک آدمی چادر لٹکائے نماز پڑھ رہا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جاؤ جا کر وضو کرو وہ گیا اس نے وضو کیا پھر خدمت اقدس حاضر ہوا آپؐ نے فرمایا کہ جا پھر وضو کر کسی آدمی نے کہا اے اللہ کے رسولؐ! کیا وجہ ہے کہ آپ اس کو وضو کا حکم دے رہے ہیں پھر چپ ہو جاتے ہیں؟ پھر آپؐ نے فرمایا کہ وہ چادر لٹکائے نماز پڑھ رہا تھا اور ایسے آدمی کی نماز اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتے۔

۷۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین اشخاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ نہ کلام کریں گے۔ نہ پیار و شفقت کی نگاہ سے دیکھیں گے اور نہ ان کو گناہوں سے پاک کریں گے اور ان کے لیے بڑا دردناک عذاب ہوگا ابوذرؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ وہ کون لوگ ہیں جو اس قدر خسارے میں ہیں؟ تین مرتبہ آپؐ نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ کلمات دہرائے پھر میں نے پوچھا کہ اس قدر خسارہ پانے والے کون لوگ ہیں آپؐ نے فرمایا

اَلْمُسْبِلُ۔ وَالْمَنَّانُ وَالْمُنْفِقُ	چادر لٹکانے والا، احسان جتانے
سِلْعَتَہٗ بِالْحَلْفِ الْکَاذِبِ	والا۔ جھوٹی قسموں کے ذریعے مال
اَوِالْفَاجِرِ۔	بیچنے والا یا گناہ والی قسم کے ذریعے

ابوداؤد کتاب اللباس ص۵۶۵ ج ا مسند احمد ص۱۴۸ ج ۵ ص۱۵۸ ج ۵ ص۱۶۲ ج ۵۔ ص۱۷۷ ج ۵ مسلم کتاب الایمان ص۷۱ ج ا نسائی کتاب البیوع ص۲۴ ج ۲ ص۱۷۹ ج ۲۔ ص۲۹۲ ج ا کتاب الزکوۃ سنن الدارمی کتاب البیوع ص۱۸۱ ج ۲ کتاب الذینتہ ص۲۹۴ ج ۲ ترمذی کتاب البیوع ص۱۷۹ ج ا۔ ابن ماجہ ابواب التجارات ص۱۵۹

۸۔ مسلم بن نیاق سے مروی ہے کہ میں جناب عبداللہ بن عمرؓ کے ساتھ بنو عبداللہ کی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا ایک قریشی نوجوان تہبند لٹکائے ہوئے گذرا عبداللہ بن عمرؓ نے اس سے کہا کہ تیرا کس خاندان سے تعلق ہے؟ اس نے کہا کہ بنو بکر سے ہے۔ جناب ابن عمرؓ نے فرمایا کہ کیا تو پسند کرتا ہے کہ قیامت والے دن اللہ تعالی تجھے نظر شفقت سے دیکھے اس نوجوان نے کہا ہاں جی! ابن عمرؓ نے کہا اِرْفَعْ اِزَارَکَ! پھر اپنی چادر اٹھا! اور اپنے کانوں کی طرف اشارا کر کے کہا کہ میں نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا کہ:

مَنْ جَرَّ اِزَارَہٗ لَا یُرِیْدُ	جو شخص تہبند لٹکاتا ہے اور
اِلَّا الْخُیَلَاءَ لَمْ یَنْظُرِ اللّٰہُ	نیت تکبر کی ہے قیامت والے دن
اِلَیْہِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔	اللہ تعالی اس کی طرف نہیں دیکھے گا

(مسند احمد ص۶۵ ج ۲)

وضاحت بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم یہ فعل بطور تکبر نہیں کرتے بلکہ بطور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسم و رواج ایسا کرنا پڑتا ہے ورنہ لوگ طعن و طنز کرتے ہیں کہ پانی سے گذر کر آیا ہے تہبند اٹھا رکھا ہے یا بھاگنے کی نیت ہے۔

جواب ابو جُرَیّ ہجیمی فرماتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ ہم دیہاتی لوگ ہیں ہمارے لیے جو احکام مفید ہیں وہ آپ مجھے بتا دیں آپ نے مجھے کافی باتیں بتائیں ان میں سے ایک یہ حکم بھی تھا۔

اِیاکَ وَ تَسْبِیْلَ الْاِزارِ فانہ من المخیلۃ والخیلاء ولایحبھا اللہ عز وجل (مسند احمد ص۶۳ ج ۵)	تہبند لٹکانے سے بچ کیونکہ یہ تکبر سے ہوتا ہے اور تکبر کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتے۔

اور دوسری روایت میں ہے۔

اِیاکَ وَاِسْبَالَ الْاِزَارِ فَاِنَّ اِسْبَالَ الْاِزَارِ مِنَ الْمَخِیْلَۃِ وَ اِنَّ اللہَ عز وجل لایحب المخیلۃ (مسند احمد ص۶۴ ج ۵)	چادر لٹکانے سے بچ کیونکہ چادر لٹکانا تکبر ہے اور تکبر کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتے

تیسری روایت

اِیاکَ وَاِسْبَالَ الْاِزَارِ فَاِنَّھَا مِنَ الْمَخِیْلَۃِ وَاللہُ لَا یُحِبُّ الْمَخِیْلَۃَ (مسند احمد ص۳۷۸ ج ۵)	چادر لٹکانے سے بچ کیوں کہ یہ تکبر کی وجہ سے ہوتا ہے اور تکبر کو خدا تعالیٰ پسند نہیں کرتے۔

پہلی حدیث میں فَاِنَّہٗ کے لفظ ہیں دوسری حدیث میں فان اسبال الازار ہے تیسری حدیث میں فَاِنَّھَا ہے ان تین مواقع میں فَا تعلیلیہ ہے جس کا مطلب ہے کہ فاء کا مابعد ماقبل کے لیے علت و سبب ہے جس کا مفہوم یہ ہوگا کہ اسبالِ ازار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(چادر لٹکانا) تکبر ہی کی وجہ سے ہوتا ہے مگر بلا امتیاز (الا ماشاء اللہ) ہر آدمی اس فعل حرام کا مرتکب نظر آتا ہے۔ لہذا متکبرین کے انجام کو سامنے رکھتے ہو اس سے بچاؤ کرنا ضروری ہے کیونکہ اس میں ہمارے لیے عبرت ہے ؎

جا گورِ غریباں پہ نظر کر بہ عبرت — کھل جائے گی تجھ پہ تیری دنیا کی حقیقت
عبرت کے لیے ڈھونڈھ کسی شاہ کی تربت — اور پوچھ اس سے کہاں ہے تیری شان حکومت
کل تجھ میں بھرا جو غرور تھا آج کہاں ہے — اے کاسۂ سر بول تیرا تاج کہاں ہے؟

اس لیے بلا لومۃ لائم اس پر عمل کرنا چاہیے لوگوں کے طعن و ملامت کا اندیشہ نہیں کرنا چاہیے اور خود رسول اللہ کا اپنا یہی معمول تھا جیسا کہ کتب حدیث میں منقول ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُوْنَ قَالُوْا

اور جب جاہل ان سے گفتگو کرتے ہیں تو وہ کہہ دیتے ہیں

سَلٰمًا

سلام ہے

دوسرا وصف : اذا خاطبھم الجاھلون قالوا سلاما

الجاھلون : اس لفظ سے صرف ان پڑھ اور بے علم آدمی ہی مراد نہیں ہیں بلکہ اس سے مراد وہ لوگ بھی ہیں جو گستاخی کرتے ہوئے جہالت و بیوقوفی پر اتر آتے ہیں اور فوراً آپے سے باہر ہو جاتے ہیں اور شریف آدمیوں کے ساتھ بدتمیزی سے پیش آتے ہیں خواہ وہ ذی علم ہی کیوں نہ ہوں۔

سلاما : اس سلام سے وہ سلام مراد نہیں ہے جو مسلمان بطور دعاء ایک دوسرے سے لیتے ہیں۔

۱- یٰاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا یَسْمَعُ وَلَا یُبْصِرُ وَلَا یُغْنِیْ عَنْكَ شَیْئًا	اے اباجی! تم اس کو کیوں پوجتے ہو جو نہ سن سکے اور جو نہ دیکھ سکے اور نہ تمہارے کچھ کام آئے
۲- یٰاَبَتِ اِنِّیْ قَدْ جَآءَنِیْ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ یَاْتِكَ فَاتَّبِعْنِیْٓ اَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِیًّا۔	اے اباجی! مجھے وہ علم ملا ہے جو آپکو نہیں دیا گیا آپ میری اطاعت کریں میں آپ کو سیدھی راہ دکھلاؤں گا۔
۳- یٰاَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّیْطٰنَ اِنَّ الشَّیْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِیًّا	اے اباجی! شیطان کی عبادت نہ کیجیے۔ شیطان تو رحمان کا نافرمان ہے۔
۴- یٰاَبَتِ اِنِّیْٓ اَخَافُ اَنْ یَّمَسَّكَ	اے اباجی! مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَتَكُونَ — آپ کو عذاب الٰہی نہ آپکڑے اور پھر
لِلشَّيْطٰنِ وَلِيًّا۔ — تو آپ شیطان کے ساتھی بن جائیں گے۔

جناب ابراہیم کی اس معقول گفتگو کا ان کے باپ کے پاس کوئی جواب نہ تھا جواب میں انھوں نے وہی طرز اختیار کیا جو ایسے مواقع پر غیر معقول لوگ اختیار کیا کرتے ہیں۔

أَرَاغِبٌ أَنْتَ عَنْ آلِهَتِي — اے ابراہیم کیا تو میرے معبودوں سے
يَا إِبْرَاهِيمُ لَئِنْ لَمْ تَنْتَهِ — اعراض کرتا ہے اگر تو باز نہ آیا تو میں تجھ کو
لَأَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِي مَلِيًّا۔ — سنگسار کر دوں گا اور زمانہ بھر مجھے چھوڑ جا

جناب ابراہیم علیہ السلام کا مزید جواب سنیے۔ فرمایا:

سَلَامٌ عَلَيْكَ۔ — اچھا سلام ہے میں جا رہا ہوں۔

الجھاؤ۔ تناؤ اور ٹکراؤ کی بجائے حضرت ابراہیمؑ نے خاموشی سے علیحدگی اختیار کر لی۔

www.KitaboSunnat.com

۵ — جوابِ جاہلاں باشد خاموشی

جناب ابراہیم کی ان صفات عالیہ کی بنا پر اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہیں بلکہ یہ بیزاری اور ترک ملاقات کا سلام ہے جیسے کسی سے پیچھا چھڑانا ہو تو کہہ دیا جاتا ہے اچھا بابا سلام ہے۔

تفسیر: مقصد یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے مخصوص بندے نہ صرف یہ کہ وہ اپنے معاملات میں متواضع اور منکسر ہوتے ہیں بلکہ دوسروں کے مقابلے میں ضبط وتحمل اور حلم و بردباری کا مظاہرہ کرتے ہیں اور از خود کسی پر زیادتی و تعدی کرنا تو الگ رہا جب ان سے کوئی بداخلاقی کا مظاہرہ کرے یا بدتمیزی کا برتاؤ کرے تو وہ گالی کا جواب گالی سے اور بہتان کا جواب بہتان سے دینے کی بجائے تقویٰ و طہارت کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مظاہرہ کرتے ہوئے ان کو سلام کہہ کر کنارہ کش ہو جاتے ہیں اور ان کو ان کی اسی حالت پہ ہی چھوڑ دیتے ہیں اپنی زبان کو گندا نہیں کرتے اور زبان کی حفاظت کے بارے میں شریعت نے بڑی تاکید کی ہے۔

دوسری جگہ ارشاد ہے۔

وَإِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ أَعْرَضُوا عَنْهُ وَقَالُوا لَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ لَا نَبْتَغِي الْجَاهِلِينَ۔ (القصص)

جب وہ کوئی بیہودہ بات سنتے ہیں تو اس سے منہ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں ہمارے عمل ہمارے لیے ہیں اور تمہارے عمل تمہارے لیے ہیں تمہیں سلام ہے ہم جاہلوں سے الجھنا نہیں چاہتے۔

جناب ابراہیم علیہ السّلام کی گفتگو اور اپنے باپ سے کیا ہوا مکالمہ قرآن نے نقل کیا ہے کہ انھوں نے اپنے باپ آزر[1] سے چار باتیں بڑی ہی معقول فرمائی تھیں۔

کو حکم دیا کہ آپ ابراہیم علیہ السّلام ہی کی پیروی کریں پھر ~~آنحضرت~~ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سیرت و کردار کو اختیار کیا۔ مصائب و آلام برداشت کیے اور درگذر فرمایا حکم ہو رہا ہے۔

خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ۔

معافی کی عادت اپناؤ۔ نیک باتوں کا حکم دیجئے اور نادانوں سے منہ

---

[1] جناب ابراہیم علیہ السّلام کے باپ کا نام آزر ہی ہے اور اسی نام سے قرآن میں انہیں خطاب کیا گیا ہے وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِأَبِيهِ آزَرَ) اور جن لوگوں نے کہا ہے کہ آزر چچا تھا ان کا مذہب بلادلیل ہے دلی ارادہ ہے کہ کبھی دلائل و شواہد سے اس موضوع کو بھی صاف کر دیا جائے۔

[2] اس سادگی پہ کون نہ مر جائے اے خدا! لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں (مولف غفر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موڑ لیجئے۔ (الاعراف)

مقصد یہ ہے کہ آپ ان مشرکین کی طعن و تشنیع سے درگذر فرمائیں ان کی زیادتیوں پر توجہ نہ دیں وقار و متانت سے آپ اپنا کام کرتے جائیں یہ لوگ جہالت و نادانی کی وجہ سے مجبور ہیں چنانچہ آپ نے ہمیشہ عفو و کرم سے کام لیا ہے اور کبھی کسی شخص سے ذاتی انتقام نہیں لیا جس کی بے شمار درخشندہ مثالیں حدیث، تاریخ اور کتب سیر میں موجود ہیں پھر درجہ بدرجہ ائمہ حدیث اور صالحین امت نے اس طرز کو اختیار کیا اور فریضہ تبلیغ کا سلسلہ جاری و قائم رکھا۔

بنا کردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

اگر کبھی ان کی جہالت پر غصہ آ بھی جائے تو بھی حکم ہو رہا ہے۔

وَإِمَّا يَنزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ إِنَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ (الاعراف)

اگر آپ کو شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ آئے تو اللہ کی پناہ طلب کریں وہ ہی سننے جاننے والا ہے۔

جب آپ کے دل میں ان کی کجروی کی وجہ سے شیطان غم و غصہ کی آگ بھڑکانا چاہتا ہے تو آپ فوراً اللہ کی پناہ میں آجائیں۔ عصمت انبیاء کا یہ معنی نہیں ہے کہ انبیاء کے قلوب میں خیالات کی کشاکش نہیں رہتی یا نفس بشری بیکار ہو جاتا ہے بلکہ عصمت انبیاء کا مفہوم یہ ہے کہ انبیاء باوجود زبردست کشاکش نفسی کے پیغمبرانہ ذمہ داریوں سے غافل نہیں ہوتے اور وہ ہر ترغیب و تحریض کا پوری قوت سے مقابلہ کرتے ہیں اور پیغمبرانہ منصب و عفت انہیں ہر مقام پر محفوظ رکھتا ہے۔ جناب یوسف علیہ السلام کا واقعہ اس کی مکمل شہادت ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالَّذِينَ يَبِيتُونَ لِرَبِّهِمْ

اور جو اپنے رب کے حضور سجدے اور قیام کرتے ہوئے رات

سُجَّدًا وَّقِيَامًا

گذارتے ہیں

تیسرا وصف: والذین یبیتون الخ

ایسے ہی لوگوں کے بارے میں رب تعالٰے فرماتے ہیں۔

۱۔ إِنَّمَا يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا الَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِهَا خَرُّوا سُجَّدًا وَسَبَّحُوا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ تَتَجَافَىٰ جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ۔ (السجدہ)

ہماری آیات پر صرف وہی لوگ ایمان لائے ہیں کہ جب انہیں ان کے ذریعے نصیحت کی جائے تو وہ سجدہ میں گر پڑتے ہیں اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکی بیان کرتے ہیں اور وہ تکبر نہیں کرتے ان کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں خوف و طمع سے رب کو پکارتے ہیں اور اس کے دیئے ہوئے سے خرچ کرتے ہیں۔ کوئی نہیں جانتا کہ ان کے اعمال کے بدلے ان کے لیے آنکھوں کی جو ٹھنڈک مخفی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی جنت کی جن مسرتوں کا ذکر قرآن میں کیا گیا ہے وہ اُن نامعلوم راحتوں اور روحانی آسائشوں کے مقابلے میں کوئی حقیقت نہیں رکھتیں جن کا ذکر نہیں کیا گیا اور مختصراً یوں سمجھ لیجیے کہ وہاں روح کی بالیدگی اور انشراح کا پورا پورا سامان ہو گا جس کی وجہ سے دل اور آنکھیں اطمینان اور سکون محسوس کریں گی۔

۲۔ كَانُوا قَلِيلًا مِّنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ وَبِالْأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ (الذاریات)

رات کو وہ کم سوتے ہیں اور صبح کے اوقات میں معافی مانگتے تھے۔

۳۔ اَلصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْمُنْفِقِيْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ (آل عمران)

جو صابر اور سچے اور حکم بجا لانے والے ہیں اور مال خرچ کرنے والے اور پچھلی رات میں گناہ بخشوانے والے ہیں۔

اس سے پہلی آیت میں اللہ کے بندوں کے انعامات مذکور ہیں اس آیت میں بتایا کہ اللہ کے بندے یہ ہیں۔ جنہیں احساس گناہ ہر وقت طلب مغفرت پر مجبور کرتا رہتا ہے وہ صبر کی تمام منزلیں طے کر چکے ہیں وہ صادق ہیں ان کے دل وزبان میں کوئی اختلاف نہیں ہے ان کی خلوتیں جلوتوں سے بہتر ہیں وہ قانتین ہیں فرائض کی بجا آوری میں ہمہ تن کاربند ہیں وہ منفقین ہیں یعنی وہ دوسروں کی ضرورت کو اپنی ضرورت سے مقدم سمجھتے ہیں وہ مستغفرین ہیں یعنی وقت سحر جب لوگ بستر بے آرام پر میٹھی نیند سوئے ہوتے ہیں ان کے پہلو بستروں سے الگ ہوتے ہیں وہ رات کی تاریکیوں میں دل کے اجالے مانگ رہے ہوتے ہیں بخشش ومغفرت کے لیے بے چین ومضطرب ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ انعامات الٰہیہ کے حقدار ہیں۔

۴۔ اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ

کیا وہ آدمی جو رات کے اوقات میں عبادت کرتا ہے سجدہ کرتا ہے کھڑا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ۔ (زمر)

رہتا ہے آخرت کا خطرہ رکھتا ہے اپنے رب کی رحمت کا امیدوار ہے (نافرمان کے برابر ہو سکتا ہے؟ نہیں) آپ کہہ دیں جاننے والا نہ جاننے والا برابر ہیں۔ (نہیں) سوچتے وہ ہیں جو عقلمند ہوتے ہیں۔

میں نے بطور نمونہ چند آیات درج کی ہیں مزید کوشش سے دیگر آیات بھی مل سکتی ہیں جوئندہ یابندہ۔

۱۔ احادیث

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى كُلَّ لَيْلَةٍ اِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ يَقُوْلُ مَنْ يَّدْعُوْنِيْ فَاَسْتَجِيْبَ لَهٗ مَنْ يَّسْاَلُنِيْ فَاُعْطِيَهٗ مَنْ يَّسْتَغْفِرُنِيْ فَاَغْفِرَ لَهٗ (بخاری مسلم)

جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ پاک ہر رات آسمان دنیا پر نزول اجلال فرماتے ہیں جس وقت رات دو ثلث گذر چکی ہوتی ہے اللہ پاک فرماتے ہیں کوئی مجھے پکارنے والا ہے؟ کہ میں اس کی دعا قبول کروں کوئی مانگنے والا ہے کہ میں اسے کچھ دوں کوئی معافی کا طالب ہے؛ کہ میں اسے معاف کر دوں۔

۲۔ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَاِنَّهٗ دَاْبُ الصَّالِحِيْنَ قَبْلَكُمْ وَهُوَ قُرْبَةٌ لَّكُمْ اِلٰى

جناب ابو امامہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رات کو قیام کیا کرو یہ تم سے پہلے لوگوں کی عادت ہے اور رب کے قرب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَبِّكُمْ وَمَكْفَرَةٌ لِلسَّيِّآتِ وَ مَنْهَاةٌ عَنِ الْإِثْمِ۔

کا ذریعہ ہے اور گناہوں کا کفارہ ہے اور گناہوں سے روکنے والا ہے۔

(ترمذی بحوالہ مشکوٰۃ)

۴۔ جناب مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ محسن کائنات صلی اللہ علیہ وسلم رات کو قیام کرتے یہاں تک کہ آپؐ کے قدموں کو ورم آجاتا آپؐ سے کہا گیا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وبارک وسلم

لِمَ تَصْنَعُ هٰذَا وَقَدْ غُفِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ وَمَا تَأَخَّرَ

آپؐ اس قدر مشقت کیوں برداشت کرتے ہیں؟ آپؐ کے تمام گناہ معاف ہیں

آپؐ نے جواب دیا۔

أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُوْرًا

میں رب کا شاکر بندہ بن کر رہنا چاہتا ہوں۔

(بخاری مسلم)

جناب عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہے ؎

؎ وَفِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ يَتْلُوْ كِتَابَهٗ

ہمارے درمیان اللہ کے رسول ہیں وہ کتاب اللہ پڑھتے ہیں

إِذَا انْشَقَّ مَعْرُوْفٌ مِنَ الصُّبْحِ سَاطِعٌ

جب صبح کی روشنی بلند ہوتی ہوئی پھٹ جاتی ہے

؎ أَرَانَا الْهُدٰى بَعْدَ الْعَمٰى فَقُلُوْبُنَا

گمراہی کے بعد اس نے ہمیں ہدایت عطاء کی ہے

بِهٖ مُوْقِنَاتٌ أَنَّ مَا قَالَ وَاقِعٌ

ہمارا پختہ ایمان ہے کہ جو کچھ اس نے کہا وہ ہو کر رہے گا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵ یَبِیْتُ یُجَافِیْ جَنْبَہٗ عَنْ فِرَاشِہٖ
وہ رات کو اپنا پہلو بستر سے الگ رکھتا ہے
اِذَا اسْتَثْقَلَتْ بِالْمُشْرِکِیْنَ الْمَضَاجِعُ
جبکہ اس وقت بستر چھوڑنا مشرکین پر گراں ہوتا ہے

اہل ایمان کے لیے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص عشاء اور فجر کی نماز باجماعت ادا کرتا ہو وہ ایسا ہے جیسے ساری رات عبادت کرتا رہا ہے (احمد، مسلم)

بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ کسی کافر نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے لشکر میں چند راتیں بسر کیں جب وہ واپس گیا تو اس نے اپنے بادشاہ سے کہا کہ:

ھم فرسان بالنھار و — وہ دن میں مجاہد اور رات کو عابد
رھبان باللیل — ہوتے ہیں۔

یعنی ان کے دن بھی اللہ پاک کے حکم کے تابع ہوتے ہیں اور رات بھی اللہ پاک کی یاد میں گذرتی ہیں یہ لوگ راتیں شراب خانوں اور نشاط و طرب خانوں اور ناچ گھروں میں نہیں گذارتے، نہ ہی لہو و لعب، نہ گپوں اور افسانہ گوئیوں میں وقت ضائع کرتے ہیں نہ ڈاکے مارتے ہیں نہ چوریاں کرتے ہیں اور نہ سینما، تھیٹر، ٹیلیویژن اور وی سی آر وغیرہ دیکھنے میں وقت صرف کرتے ہیں بلکہ جائز آرام واستراحت میں بھی وہ زیادہ وقت نہیں لگاتے وہ تو راتیں خدا کے حضور دعاء وعبادت میں گذارتے ہیں، جب ساری دنیا محو خواب ہوتی ہے تو وہ اپنے خدا کے سامنے اپنی سسکیاں پیش کرکے تکفیر سیئات کے لیے پکارتے ہوتے ہیں اور اپنے رب کے سامنے اپنی عبدیت کا بڑا خوب اظہار کرتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ

اور جو لوگ دعاء کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب!

عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ اِنَّ

ہم سے دوزخ کا عذاب دور رکھ یقیناً

عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا

اس کا عذاب چمٹنے والا ہے

اِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا

وہ تو بڑا ہی بُرا مستقر اور مقام ہے

چوتھا وصف: والذین یقولون الخ

یہ لوگ برگزیدہ اور پسندیدہ ہونے کے باوجود بے خوف ہو کر نہیں بیٹھ رہتے اور نہ ہی ان کے دلوں میں غرور و تکبر ہی پیدا ہوتا ہے وہ قطعاً اس بات کا خیال نہیں کرتے کہ ہم تو اللہ کے بڑے پسندیدہ بندے ہیں۔ ہم تو اللہ کے چہیتے ہیں۔ ہمارا اور آگ کا کیا جوڑ ہے بلکہ تمام تر عبادات اور نیکیوں کے باوصف ہر وقت لرزاں و ترساں رہتے ہیں کہ کہیں ہماری لغزشوں، عملی... کمزوریوں اور کوتاہیوں سے ہمیں عذاب میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ دھر لیا جائے اسی لیے تو وہ رب قدیر سے دعاء رحمت کرنے میں مصروف و مشغول رہتے ہیں اور اپنی کمزوریوں کا اعتراف و اقرار کرتے ہوئے عذاب سے بچ نکلنے کی دعائیں کرتے رہتے ہیں اور ان کا یہ عمل مسلسل رہتا ہے دنیا میں یہود بڑی بے حیا قوم گذری ہے انہیں اپنے اعمال پر بڑا غرور و گھمنڈ تھا کبھی کہتے کہ لن تمسنا النار الا ایاما معدودۃ کبھی کہتے لن یدخل الجنۃ الا من کان ھودا اور کبھی کہتے کہ نحن ابناء اللہ واحباءہ دیگر اس انداز کے وہ کئی دعاوی کرتے تھے قرآن نے ان کے ہر ایک دعوے کو نقل کر کے اس کا مناسب جواب دیا ہے پھر ان پر اللہ کا عذاب و گرفت آئی اور خنزیر و بندر بن جانے کے بعد صفحۂ کائنات سے مٹا دیئے گئے اس کے برعکس اہل ایمان اور خصوصاً حضرات انبیاء کرام کا طریقہ یہ ہے کہ ہمیشہ اللہ کی رحمت ہی کے محتاج رہے ہیں۔ جناب ابراہیم علیہ السلام اور جناب اسماعیل علیہ السلام جب خانہ کعبہ کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو رب قدیر کے حضور دستِ سوال دراز کرتے ہیں۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ (البقرۃ)	اے ہمارے رب! ہماری یہ کاوش قبول فرمالے۔

آج ہماری یہ حالت ہے کہ ہم کوئی نیکی کر بیٹھیں تو لوگوں کے سامنے بیان کرتے پھریں گے اور اس پر اترانا ہماری فطرت بن چکی ہے حالانکہ یہ تعلیماتِ انبیاء کے خلاف ہے۔

جناب سلیمان بن داود علیہما السلام نے اپنے صحابیوں سے بلقیس کے تخت لانے کا مطالبہ کیا ایک دیو پیکر جن نے کہا کہ آپ کی کچہری برخاست ہونے سے پہلے لا سکتا ہوں اور میرے اندر دو خوبیاں ہیں قادر بھی ہوں اور امانتدار بھی جناب سلیمان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے کہا کہ مجھے اس سے جلدی مطلوب ہے۔

قَالَ الَّذِيْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ — جس کے پاس کتاب کا علم تھا وہ بولا میں
أَنَا آتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ أَنْ يَّرْتَدَّ إِلَيْكَ — آپ کی پلک جھپکنے سے پہلے لا دیتا ہوں
طَرْفُكَ فَلَمَّا رَآهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ — جب انہوں نے تخت اپنے سامنے رکھا ہوا
قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّيْ (نمل) — دیکھا تو کہا یہ میرے رب کا فضل ہے۔

اہل تحقیق کے نزدیک قرآن سے یہی مستنبط ہوتا ہے کہ یہ فعل حضرت سلیمان علیہ السلام نے خود ہی انجام دیا تھا [1] اور اتنے بڑے عظیم کارنامے پر نہ اظہار خود پسندی کیا ہے اور نہ اترائے ہیں اور نہ یہ کہا کہ ہم یوں کر سکتے ہیں یہ کر سکتے ہیں وہ کر سکتے ہیں بلکہ فرمایا کہ یہ تیرے رب کا فضل واحسان اور کرم وامتنان ہے ہمارا اس میں کوئی دخل نہیں ہے جب حضرات انبیاء کی یہ حالت ہے کہ وہ رب کی رحمت سے مستغنی نہیں ہو سکتے من وشما چیست؟ جب ہمیں کاروبار میں نفع حاصل ہو تو ہم کہہ دیتے ہیں کہ میں نے مناسب وقت پر مال سٹاک کر لیا تھا اور جب خسارے ہو جائے تو پھر کہہ دیتے ہیں اللہ کو یہی منظور تھا یہ بالکل خلاف واقعہ ہے مقدمہ میں کامیابی حاصل ہوئی تو کہا کہ میرا وکیل بڑا قانون کا ماہر تھا میں نے یہ نکتہ اس کو بتایا تھا جب کہیں ہار جائے تو کہا جاتا ہے خدا کا یہی فیصلہ تھا اچھے امور کی نسبت اپنی طرف اور نقصان والے امور کی نسبت رب کی طرف، تلک اذاً قسمۃ ضیزیٰ جب صحت مل جائے تو کہا جاتا ہے ڈاکٹر بڑا ماہر تھا میں نے دوا

---

[1] مفسرین نے اس کام کو انجام دینے والے کا نام آصف بن برخیا بھی لکھا ہے یہ حضرت سلیمان کے صحابی تھے، ہمیں اس کے انکار کی بھی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اگر جناب سلیمان خود عرش لائیں تو ان کا معجزہ ہوگا اگر آصف بن برخیا لائے ہوں تو یہ ان کی کرامت ہے اور نہ یہ معجزہ پیغمبر کے اختیار میں ہوتا ہے نہ کرامت ولی کے قبضے میں ہوتی ہے حقیقت میں یہ سب امور رب تعالیٰ خود ہی انجام دیتے ہیں یہ ان کے ظاہری اسباب بنا دیئے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بڑی مہنگی خریدی تھی میں نے پرہیز ترک کیا تھا اس کے برعکس جب آدمی فوت ہو جائے تو اچھا جی اللہ کا حکم۔ کیا پہلا حکم رب کا نہ تھا یقیناً تھا مگر یہ ہماری اپنی کمزوری ہے۔ و کان الانسان اکثر شیٔ جدلا۔

اگر اللہ تعالیٰ ہم سے دین کا کوئی کام لیتے ہیں تو یہ اس کی مہربانی ہے۔ ہمیں اس پر خوش ہونا چاہیے کہ اس نے اپنے دین کے لیے ہمیں قبول کر لیا ہے۔ اخلاص کی وابستگی کے ساتھ ریاکاری سے مکمل اجتناب کرنا چاہیے۔ اگر اللہ رب العزت کسی معمولی سی لغزش و کوتاہی یا اجتہادی غلطی پر گرفت کرنا چاہے تو اس کو کوئی نہیں روک سکتا۔ دیکھئے جناب یونس علیہ السلام سے معمولی سی اجتہادی لغزش ہوئی تھی اس پر رب تعالیٰ نے انہیں مچھلی کے پیٹ میں بطور سزا قید کر دیا جناب داؤد علیہ السلام سے بھی معمولی اجتہادی ذلت ہوئی اللہ نے فرشتہ بھیج کر تنبیہ کر دی۔ جب حضرات انبیاء اس کے ہاں بے بس اور مجبور ہیں تو ہماری کیا حیثیت ہے؟ لہٰذا دوزخ سے رہائی کی ہر وقت دعا کرنی چاہیے کیونکہ وہ بڑی دردناک جگہ ہے وہاں کا کھانا بڑا ہیبت ناک ہے پانی اس سے زیادہ ضرر رساں ہے قرآن عظیم اور حدیث میں اس موضوع پر بہت مواد مل سکتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا

اور جو لوگ خرچ کرتے ہیں نہ فضول خرچی کرتے ہیں

وَلَمْ يَقْتُرُوْا

اور نہ بخل بلکہ

وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا

ان کا خرچ دونوں کے بین بین (معتدل) ہوتا ہے

پانچواں وصف: والذین اذا انفقوا الخ

تشریح الالفاظ انفاق۔ خرچ کرنا۔ اِسراف۔ حد سے تجاوز کرنا اصطلاح شرع میں اسراف کا معنی ہے۔

من انفق فی غیر طاعۃ الله فھو الاسراف۔ خدا کی نافرمانی میں مال خرچ کرنا گو ایک پیسہ ہی ہو۔ اسراف ہے۔

ابن عباس۔ مجاہد۔ قتادہ۔ اور ابن جریج کا یہی خیال ہے اور تبذیر کا بھی یہی معنی ہے۔

جناب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ تبذیر کیا ہے؟ انھوں نے جواب دیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انفاق المال فی غیر حقہ — یعنی ناحق اور نامناسب طور پر دولت کو صرف کرنا قتور اور اقتار کا معنی ہے۔ مال خرچ کرنے میں بخل سے کام لینا اور تنگی کا مظاہرہ کرنا۔ اصطلاح شرع میں اقتار کا معنی ہے۔

من امسك عن طاعة الله عزوجل فهو الاقتار۔ — جن مقامات پر خرچ کرنے کا حکم ہے۔ وہاں بخل و تنگی کا مظاہرہ کرنا۔ اقتار ہے۔

جناب ابن عباس اور قتادہ کا یہی خیال ہے۔

قواماً: میانہ روی اور اعتدال

اصطلاح شرع میں قوام کا معنی ہے۔

من انفق فی طاعة الله فهو القوام۔ — یعنی اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق خرچ کرنے کا نام قوام ہے۔

تفسیر: یعنی اللہ کے خاص بندوں کی یہ حالت ہوتی ہے کہ عیاشی، قمار بازی، رنڈی بازی، شراب نوشی، یار باشی میں بالکل مال خرچ نہیں کرتے شادی بیاہ اور دیگر تقریبات کے مواقع پر بھی بے دریغ و بے حساب روپیہ خرچ نہیں کرتے اور نہ اپنی حیثیت سے بڑھ کر وہ اپنی شان و شوکت، غذا، لباس، مکان اور آرائش و زیبائش میں دولت لٹاتے ہیں اور ان کی یہ کیفیت بھی نہیں ہوتی کہ روپیہ جمع کرتے جائیں نہ خود کھائیں نہ بچوں کی ضروریات اور کفالت حسب طاقت پوری کریں اسی طرح جب راہ خدا میں مال خرچ کرنے کی نوبت آتی ہے تو وہاں بھی وہ سارا مال نہیں خرچ کرتے بلکہ میانہ روی اعتدال اور درمیانی راہ اختیار کرتے ہیں۔

دیکھئے اسلام جہاں عقائد پر زور دیتا ہے اور چاہتا ہے کہ لوگ اللہ کی چوکھٹ پر جھک جائیں وہاں وہ حقوق انسانی کی مراعات کو بالخصوص ذکر کرتا ہے جیسا کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سورۂ بنی اسرائیل میں ہے۔

وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَ	رشتہ داروں کو ان کے حقوق دے دیجئے
الْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا	محتاج اور مسافروں کو بھی۔ فضول خرچ
تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ	لوگ شیاطین کے بھائی ہیں اور
كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ وَ	شیطان اپنے رب کا
كَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا	ناشکرا ہے۔

قرآن عظیم ہمیں درس دیتا ہے عزیز داری اور قرابت کا خیال رکھو مسکینوں اور محتاجوں کا خیال رکھو مسافروں اور غریب الدیار لوگوں کی مدد کرو یعنی اسلام صرف زہد و تقویٰ کا نام نہیں ہے اور محض ورع اور عبادت سے تعبیر نہیں ہے بلکہ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات کا نام ہے جس میں ہے کہ تم سے تمہارے ماں باپ خوش ہوں تمہارے عزیزوں سے تمہارے تعلقات بہتر ہوں، تمہارے دل سے مساکین و غرباء کی ہمدردی کا جذبہ موجزن ہو تمہارے گھر مسافروں اور مہمانوں کے لیے کھلے ہوں۔ عزیزوں سے جنگ وجدل۔ انسانی حقوق سے تغافل۔ والدین کی نافرمانی اور مسافروں سے بدسلوکی وغیرہ یہ تمام امور ناجائز و ممنوع ہیں تم سے ان کا صدور تمہاری شان کے لائق نہیں ہے۔

وجہ اشتراک

مُبَذِّرِیْن کو شیاطین کا بھائی اسی لیے قرار دیا ہے کہ رب نے شیطان کو خیر و شر دونوں کی طاقت دی ہے اور اس نے خیر کی قوت کو بھی شر ہی میں استعمال کر دیا ہے ایسے ہی رب نے تمہیں مال و دولت عطا کیا ہے اور تمہیں بھی جائز و ناجائز کی فہرست دے دی ہے اب آپ کا جائز امور ترک کر کے ناجائز اور ممنوع امور میں خرچ کرنا گویا یہ شیطان کا ہی بھائی بننا ہے۔ زیر بحث آیت نے مسلمانوں کو اعتدال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ رہنے کی تلقین کی ہے کہ نہ آدمی اس قدر شاہ خرچ ہو کہ جو کچھ ہاتھ لگے خرچ کر دے اور پھر پشیمان ہو کر بیٹھ جائے اور نہ بخل و امساک سے کام لے بلکہ بین بین رہنا چاہیے مگر آج مسلمان کی آمد و خرچ میں تناسب نہیں وہ آمدن سے زیادہ خرچ کرنے کا عادی ہو چکا ہے اسی لیے ہمیشہ محتاج رہتا چاہیے رب تعالیٰ فرماتے ہیں کلوا واشربوا ولا تسرفوا

جناب ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔

مِنْ فِقْهِ الرَّجُلِ تَصَدُّدُهُ فِيْ مَعِيْشَتِهٖ (احمد بحوالہ ابن کثیر) — میانہ روی کی زندگی گذارنا آدمی کے دانا ہونے کی علامت ہے۔

جناب عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

مَا عَالَ مَنِ اقْتَصَدَ (مسند احمد بحوالہ ابن کثیر) — جو شخص میانہ روی اور اعتدال پر قائم ہے وہ فقیر و محتاج نہیں ہوتا۔

عبادات

انفاق کے علاوہ دیگر افعال میں بھی میانہ روی مطلوب ہے حتیٰ کہ وضو میں استعمال ہونے والے پانی میں بھی اسراف جائز نہیں۔

جناب ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللّٰهِ اَدْوَمُهَا وَاِنْ قَلَّ (بخاری کتاب الایمان، مسلم کتاب صلوٰۃ العیدین) — گو عمل تھوڑا ہو مگر مستقل کیا جائے یہ اللہ پاک کو بہت پسند ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جناب ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

خُذُوا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوا ۔
بخاری کتاب التہجد، مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین

اپنی طاقت کے مطابق عمل کرو ایک وقت آتا ہے کہ تم اکتا جاؤ گے رب تعالیٰ (ثواب دینے سے) نہیں اکتاتا

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:

صَلِّ قَائِمًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلٰى جَنْبٍ (بخاری۔ کتاب تقصیر الصلوٰۃ)

نماز کھڑے ہو کر ادا کرو اگر کھڑے ہونے کی طاقت نہیں تو بیٹھ کر اگر اتنی بھی طاقت نہ ہو تو پھر پہلو کے بل لیٹ کر)

احادیث کے تتبع اور تلاش سے یہی معلوم ہو گا کہ انسان کو اعتدال کا دامن نہیں چھوڑنا چاہیے۔

نماز اور خطبہ جمعہ کے بارے میں کتب احادیث بھری پڑی ہیں کہ ان میں بھی اعتدال چاہیے مگر اب حالت یہ ہے کہ کم علم اور ناداں لوگ محراب و منبر کے وارث بن چکے ہیں وہ خطبہ تو خوب لمبا کرتے ہیں اور نماز نہایت مختصر بلکہ جو نماز لمبی کرتا ہے لوگ اس پر آواز سے کستے ہیں یا للعجب و لضیعۃ العلم والادب۔

اس کے علاوہ دیگر احادیث کتب حدیث میں موجود ہیں، تفحص سے معلوم کی جا سکتی ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالَّذِيْنَ	لَا يَدْعُوْنَ	مَعَ اللّٰهِ				
اور جو	لوگ	اللہ	کے	سوا	کسی دوسرے معبود	
اِلٰهًا اٰخَرَ						
کو	نہیں	پکارتے				

چھٹا وصف : والذین لا یدعون الا یۃ)

یعنی عباد الرحمان شرک سے بالکل بیزار اور دُور رہتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے کو کارساز، نافع وضار، مالک ومختار، عالم الغیب، قادر وقہار، غالب وفعال حامی وناصر، نجات دہندہ اور برکات دہندہ سمجھ کر اپنی حاجات، ضروریات، مصائب اور مشکلات دور کرنے کے لیے ہرگز نہیں پکارتے وہ اللہ ہی کو ان تمام اوصاف کا مالک سمجھتے ہیں وہ اللہ پاک کی ذات، صفات اور افعال وتصرفات میں کسی کو شریک، سہیم اور حصہ دار نہیں مانتے، قرآن عظیم اور حدیث رسول میں اس موضوع پر دلائل وبراہین کے انبار موجود ہیں۔ اس موضوع پر جناب محمد بن عبدالوہاب (م ۱۷۹۳ء) رحمۃ اللہ تعالیٰ کی لاجواب تصنیف، کتاب التوحید اور اس کی شرح "فتح المجید" اور سید محمد اسماعیل شہید (م ۱۸۳۱ء) کی بے نظیر کتاب "تقویۃ الایمان" اور نواب صدیق حسن خان (م ۱۳۰۶ھ) کی فقید المثال کتاب "الدین الخالص" مطالعہ کے قابل ہیں علماء کرام کو یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ		
اور اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ کسی جان کو قتل نہیں		
اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ		
کرتے سوائے حق کے		

ساتواں وصف: ولا یقتلون ۔ الآیۃ)

یعنی وہ قتل ناحق کا ارتکاب نہیں کرتے اور نہ کسی خون سے اپنے ہاتھ رنگین کرتے ہیں بجز اس کے کہ کسی کے قتل کے وجوب یا جواز پر کوئی شرعی دلیل مل جائے اور شرعاً کسی کو قتل کرنے کی تین صورتیں ہیں۔ www.KitaboSunnat.com

جناب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

وَالَّذِيْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهٗ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا ثَلَاثَةَ نَفَرٍ التَّارِكُ لِلْاِسْلَامِ مُفَارِقُ الْجَمَاعَةِ وَالثَّيِّبُ الزَّانِيْ وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ (نسائی کتاب المحاربۃ)

معبود حقیقی کی قسم کسی مسلمان کا خون جائز نہیں ہے جو خدا کے ایک ہونے کی گواہی دیتا ہو اور میرے رسول اللہ ہونے کی بھی شہادت دیتا ہو، سوائے تین آدمیوں کے (۱) مرتد (۲) شادی شدہ زانی (۳) قاتل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قتل کبیرہ گناہ ہے جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے قتل ناحق کبیرہ گناہ ہے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

اَلْکَبَائِرُ: اَلْاِشْرَاکُ بِاللّٰہِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْیَمِیْنُ الْغَمُوْسُ (بخاری)

بڑے گناہ یہ ہیں: خدا کے ساتھ شرک کرنا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا، ناحق کسی کو قتل کرنا، جھوٹی قسم کھانا۔

آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سات مُہلک گناہوں سے بچنے کی تلقین فرمائی ہے ان میں سے ایک قتل ناحق سے بچنے کی تاکید فرمائی گئی ہے۔

رسم جاہلیت زمانہ جاہلیت میں لوگ فاقہ کشی کے خوف سے بچوں کو قتل کر دیا کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ اللہ کے ہاں تمام گناہوں سے بڑا گناہ کونسا ہے؟ فرمایا اپنے خالق کے ساتھ شرک کرنا پھر پوچھا گیا کہ اس کے بعد کونسا گناہ ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَکَ خَشْیَۃَ اَنْ یَّطْعَمَ مَعَکَ۔ تیرا اپنی اولاد کو اس لیے قتل کرنا کہ وہ تیرے ساتھ کھانا کھائے۔ اور بچیوں کے متعلق بعض قبائل میں عزت و شرف کا یہ غلط خیال رواج پا چکا تھا کہ لڑکیاں ناموس اور عزت کے لیے موجب ننگ ہیں اس لیے وہ ان کو پیدا ہوتے ہی زمین میں زندہ ہی گاڑ دیتے تھے اس برائی کی طرف اس آیت میں اشارہ ہے وَاِذَا الْمَوْءٗدَۃُ سُئِلَتْ بِاَیِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ (التکویر)

ارشاد ربانی ہے:

وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ

جب ان میں سے کسی کو لڑکی کی خبر دی جاتی تو اس کا منہ سیاہ ہو جاتا اور جی میں گھٹے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ اَيُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِى التُّرَابِ اَلَا سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ (نمل)

رہا ہوتا ہے اس خوشخبری کی برائی کے سبب جس کی اس کو بشارت دی گئی لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے کیا اس کو ذلت پر رہنے دے رکھے یا مٹی میں دبا دے برا فیصلہ کرتے ہیں۔

یہ کس قدر وحشت اور بہیمیت ہے کہ جانور جیسی مخلوق بھی اولاد کشی نہیں کرتی مگر انسان اس سے دو قدم آگے ہے اسلام نے جہاں دیگر مکارمِ اخلاق کی تعلیم دی ہے وہاں انسداد اولاد کشی کے لیے فرمایا کہ:۔

وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا۔

افلاس وغربت کے خوف سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو انہیں اور تمہیں ہم روزی دیتے ہیں ان کا قتل بڑا گناہ ہے۔

اس فرمان کے بعد صحابہ کی یہ کیفیت تھی بچیوں کو پالنا اور پرورش کرنا سعادت سمجھتے تھے آپ نے مزید ان کے شوق وجذبے کو انگیخت فرمائی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

مَنْ كَانَتْ لَهٗ اُنْثٰى فَلَمْ يَئِدْهَا وَلَمْ يُهِنْهَا وَلَمْ يُؤْثِرْ وَلَدَهٗ عَلَيْهَا يَعْنِى الذُّكُوْرَ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ (ابوداؤد)

جس کی بچی ہو نہ اس کو اس نے زندہ دفن کیا نہ اس کی توہین کی اور نہ اپنے مذکر بچے کو اس پر ترجیح دی اس کو اللہ پاک جنت میں داخل کرے گا۔

جناب انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتّٰى تَبْلُغَا جَآءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَنَا وَهُوَ هٰكَذَا

جس نے دو بچیوں کی کفالت فرمائی یہاں تک کہ وہ بالغ ہو گئیں میں اور وہ قیامت والے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَخَتَمَا اَصَابِعَهٗ (مسلم) دن اکٹھے آئیں گے جیسے دو انگلیاں آپس میں ملی ہوئی ہیں۔

اس کے علاوہ دیگر کئی احادیث اس موضوع پر دال ہیں جو کتب حدیث میں سے تلاش کی جاسکتی ہیں۔

قصاص

قصاص کا معنی ہے بدلہ۔ کوئی آدمی کسی کو عمداً قتل کرے تو اس کے عوض میں قصاص ضروری ہے۔

یَاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الْقِصَاصُ فِی الْقَتْلٰی۔ اے اہل ایمان! تم پر قصاص فرض قرار دیا گیا ہے۔

دوسری جگہ حکم ہے۔

وَلَکُمْ فِی الْقِصَاصِ حَیٰوۃٌ یٰاُولِی الْاَلْبَابِ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ۔ اے عقلمندو! تمہارے لیے قصاص میں زندگی ہے

اس آیت میں قانونِ قصاص کی حکمت وعلت کا ذکر ہے یعنی اگر گناہِ قتل کے مرتکب کو سزا نہ دی جائے گی تو اس کا مزید حوصلہ بڑھے گا پھر دوسرے مجرم بھی سزا سے بے خوف ہوکر قتل وغارت کا طوفان بدتمیزی برپا کردیں گے اگر قاتل کو پوری طرح سزا دی جائے تو دوسرے

مجرم بھی اپنے بھیانک انجام کو دیکھ کر باز آجائیں گے اسی طرح بے شمار جانیں محفوظ رہیں گی آج بعض ممالک میں یہ سزا منسوخ کردی گئی ہے اور کہا جاتا ہے یہ ظالمانہ اور بہیمانہ سزا ہے مقتول تو مارا جاچکا ہے اس کے عوض دوسرے آدمی کو پھانسی پر لٹکانا کہاں کی دانشمندی ہے؟ یاد رکھنا دینِ اسلام عین دینِ فطرت ہے اور خالق سے ہماری کوئی بات ڈھکی چھپی نہیں ہے وہ حقائق سے خوب باخبر ہے اس لیے جو قانون اس نے دیا ہے اس کے مضمرات اور نتائج وہی جانتا ہے ہم اس کی حکمتیں کیا سمجھیں؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"کیا پدی اور کیا پدی کا شوربا"؟ مگر جو ظاہری طور پر ہمیں سمجھ آتی ہے وہ یہ ہے کہ دنیا کے اوباشوں اور غنڈوں کو حکومتوں کے نرم قوانین نے جس قدر آزادی و آوارگی اور ڈھیل دے رکھی ہے جرائم کی یہ روز افزوں رفتار اسی کا نتیجہ ہے۔ اسلام نے مجرموں کی مختلف جرائم کی بنا پر مختلف سزائیں جو تجویز کی ہیں وہ اس درجہ مؤثر ہیں کہ پھر کسی مجرم کو جرائم کے ارتکاب کی بہت کم ہمت ہوتی ہے آج جن اسلامی ممالک میں حدود و قصاص کا شرعی نظام نافذ ہے وہاں جرائم کی تعداد بہت کم ہے وہاں عدالتیں ہی ویران نظر آتی ہے اس جمہوری دور میں "جبکہ حکومت پبلک کی آراء کے بغیر قائم ہی نہیں ہو سکتی" جرائم کی تعداد کم کرنے کا کوئی قانون ہی نہیں ہے لوگوں کی فلاح و بہبود، جان و مال اور عزت و آبرو کا تحفظ صرف اسلامی تعزیرات کے نفاذ میں ہے، جس ملک کا قانون اور اس کے باسی ظالم (قاتل) کے گلے میں پھانسی کا پھندا دیکھ کر پُرنم ہو جائیں وہاں مظلوم و بے کس کا خدا ہی حافظ ہے وہ اپنی آغوش سے ایسے مجرموں کو پال رہا ہے جو کسی وقت بھی اس کے چمنستان کو مسل کر رکھ دیں گے۔

خون بہا اگر مقتول کے وارثہ خون بہا لے لیں اور قصاص معاف کر دیں تو یہ بھی جائز ہے جس کی تفصیلات حدیث میں موجود ہیں۔

معافی اگر قاتل کو بالکل ہی معاف کر دیا جائے تو اس کی بھی اجازت ہے۔

ان احکامات کی تفاصیل کتب حدیث اور کتب فقہ میں موجود ہیں۔

خلاصہ اصحاب پیغمبر نے ان اوصاف کو کس طرح اختیار کیا اس کا پورا پورا احساس زمانہ جاہلیت کی تاریخ کے معلوم کرنے پر اور ان کے قتل و غارت کے معرکوں اور ان کی خونی داستانوں سے بخوبی آگاہ ہونے پر موقوف ہے۔ کہ کس طرح بات بات پر ان کی تلوار نکل آیا کرتی تھی۔ اور گاجر مولی کی طرح ان کی گردنیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کٹ جایا کرتی تھیں اور بھائی بھائی کا گلا کاٹ کر خوشی محسوس کرتا تھا۔ جناب مولانا الطاف حسین حالی مرحوم (م ۱۹۱۴ء) نے ان کی اس طرح تصویر و تمثیل پیش کی ہے۔

کہیں تھا مویشی چرانے پہ جھگڑا　　کہیں پہلے گھوڑا بڑھانے پہ جھگڑا
لب جو کہیں آنے جانے پہ جھگڑا　　کہیں پانی پینے پلانے پہ جھگڑا
یونہی روز ہوتی تھی تکرار ان میں　　یونہی چلتی رہتی تھی تلوار ان میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلَا یَزْنُوْنَ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ

اور بدکاری نہیں کرتے جو یہ کرے گا اس کا بدلہ پائے گا

یَلْقَ اَثَامًا یُضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ

اور قیامت کے دن اس کو دوگنا عذاب دیا جائے گا

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَیَخْلُدْ فِیْهٖ مُهَانًا

اور ہمیشہ اس میں خوار ہو کر پڑا رہے گا

اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ

مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور اچھے

عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ

عمل کیے ایسے لوگوں کی بدیوں کو

یُبَدِّلُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ

خدا نیکیوں میں بدل دے گا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا
اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے
وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ
اور جس نے توبہ کی اور نیک کام کیے پس وہ
يَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا
خوب اللہ کی طرف رجوع کرنے والا ہے

آٹھواں وصف

ہے ولا یزنون الآیۃ) عباد الرحمان زنا اور بدکاری جیسے حرام اور قبیح فعل سے بالکل پرہیز کرتے ہیں یہ کس قدر انقلاب ہے حالانکہ واقعات کے مطابق چند سال قبل ان کے معاشرے میں حرامکاری اور زنا کوئی عیب نہ تھا بلکہ آج کے یورپ کی طرح تھوڑی بہت حرامکاری، عیش پرستی اور خوش وقتی کو ایک فیشن سمجھا جاتا تھا مگر جونہی اسلام نے حکم دیا وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّسَاءَ سَبِيْلًا۔ ان میں ایسا انقلاب رونما ہوا کہ انہیں عباد الرحمان کا ایک اعزاز بخشا گیا دوسرا اعزاز یہ دیا کہ وَلَا يَزْنُوْنَ، جناب یوسف علیہ السلام کا واقعہ اس امر کی قوی اور مضبوط دلیل ہے کہ مصر کے وزیر اعظم (قطفیر یا اطفیر) کی بیوی (زلیخا) نے ہر جتن لگایا مگر جناب یوسف علیہ السلام رحمت الٰہی کی وجہ سے بال بال بچ گئے اس گناہ سے بچنے والے کے لیے رب تعالیٰ کے پیغمبر فرماتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سات قسم کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ قیامت والے دن اپنے عرش کے سائے کے نیچے سایہ دے گا جن میں سے ایک وہ ہے جس کو ایک صاحب منصب اور خوبصورت حسین عورت دعوت زنا دے اور وہ محض اس سے اس لیے گریز کرتا ہے کہ یہ فعل ممنوع اور حرام ہے یہ اعزاز اس لیے ہے کہ اس کے اثرات ونتائج بڑے گندے ہیں۔ اور یہ قرآن کا یہ کہنا اِنَّہٗ کَانَ فَاحِشَۃً وَّسَآءَ سَبِیۡلًا۔ بہت جامع ہے اس سے اختلاط نسب ہوتا ہے۔ مال کسی کا اور وارث کوئی ہوتا ہے۔ موذی بیماریاں کثرت سے جنم لیتی ہیں ہے۔ عورت کی عظمت خاک میں مل جاتی ہے۔ عورت ماں کے تقدس اور بیٹی کی عظمت سے محروم ہو جاتی ہے بلکہ ایک بازاری جنس اور بکاؤ مال بن کر رہ جاتی ہے۔ سیرت و صورت بھی اس سے بگڑ جاتی ہے حرامی اولاد پدری شفقت سے محروم ہو جاتی ہے اور اس فعل قبیح کے انکشاف سے خاندانی رقابت اور فتنہ و فساد کی مہیب چنگاریاں اڑتی ہیں اور کئی خاندان اس میں بھسم ہو کر رہ جاتے ہیں لہٰذا اس فعل کا فاحش اور قبیح ہونا کسی بھی سلیم الفطرت پر مخفی نہیں ہے۔

یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو آدمی مجھے دو باتوں کی ضمانت دے میں اس کو جنت کی ضمانت دیتا ہوں ایک زبان کی دوسری شرمگاہ کی (مشکوٰۃ)

آج دنیا میں شر و فساد اور تخریب و بگاڑ انہی دو چیزوں کا نتیجہ ہے اور انہی دو چیزوں سے زیادہ منع کیا گیا ہے جناب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے آپ سے پوچھا گیا کہ اَیُّ الذَّنۡبِ اَکۡبَرُ آقا! سب سے بڑا گناہ کونسا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ

اَنۡ تَجۡعَلَ لِلّٰہِ نِدًّا وَّھُوَ خَلَقَکَ۔ تو اپنے خالق کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائے۔

پھر پوچھا گیا کہ اس کے بعد کونسا گناہ سنگین ہے؟ آپ نے فرمایا کہ:

اَنۡ تَقۡتُلَ وَلَدَکَ خَشۡیَۃَ اَنۡ یَّطۡعَمَ مَعَکَ تو اپنی اولاد کو اس لیے قتل کر دے کہ وہ تیرے ساتھ بیٹھ کر کھائے گی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر پوچھا گیا کہ اس کے بعد کونسا گناہ ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ:

اَنْ تُزَانِیَ حَلِیْلَۃَ جَارِکَ — تو اپنے ہمسایہ کی بیوی سے بدکاری کرے

جناب ابن مسعودرضؓ فرماتے ہیں کہ اس بات کی تصدیق اللہ تعالیٰ کے اس مذکور فرمان سے ہوتی ہے۔ (مسند احمد بحوالہ ابن کثیر)

عباد الرحمان کا اعزاز بحال رکھنے کے لیے جب بھی کسی پسندیدہ اور برگزیدہ شخصیت پر لوگوں نے اتہام لگایا رب کائنات نے فوراً اس کا دفاع کیا۔ جناب مریم صدیقہ پر تہمت لگی تو عیسیٰ علیہ السلام نے اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰہِ آتَانِیَ الْکِتَابَ وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا کہہ کر اپنی والدہ کی عفت و پاکدامنی کا اعلان کر دیا۔ جناب سیدہ عائشہ صدیقہؓ پر جب اتہام طرازی کی گئی تو اللہ تعالیٰ نے صدیقہؓ کائنات کی طہارت، پاکدامنی، عفت اور پاکیزگی خود بیان فرمادی اُولٰئِکَ مُبَرَّؤُوْنَ مِمَّا یَقُوْلُوْنَ کہہ کر رب تعالیٰ نے اہل ایمان کو مژدہ سنایا اور قیامت تک کے لیے یہ اعزاز ام المومنینؓ کے لیے ثابت کر دیا ہے۔

جناب مقداد بن اسودرضؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہؓ سے فرمایا:۔

مَا تَقُوْلُوْنَ فِی الزِّنَا؟ قَالُوْا حَرَّمَہُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ فَھُوَ حَرَامٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ۔ (مسند احمد، ابن کثیر)

زنا کا کیا حکم ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا کہ اللہ پاک اور اس کے رسول نے اس کو حرام قرار دیا ہے وہ قیامت تک حرام ہے۔

قرآن عظیم نے اس سے بھی زیادہ اور عظیم بات کہی ہے۔

لَا تَقْرَبُوا الزِّنَا اِنَّہٗ کَانَ فَاحِشَۃً وَّسَاءَ سَبِیْلًا۔ — یعنی زنا کے قریب بھی نہ جاؤ کہ وہ بے حیائی اور بری راہ ہے۔

یہاں یہ نہیں کہا گیا کہ زنا نہ کرو بلکہ فرمایا کہ زنا کے قریب بھی نہ جاؤ یعنی زنا کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسباب اور بدکاری کے راستے بھی اختیار نہ کرو۔

اسباب زنا اسباب زنا کا شمار تو مشکل ہے مگر آسانی کے لیے چند اقسام کا میں تذکرہ کرتا ہوں

اجنبیہ سے خلوت پہلا سبب اَجْنَبِیَّۃ سے خلوت و تنہائی اختیار کرنا ہے جناب ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

۱۔ لَا یَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَۃٍ إِلَّا مَعَ ذِی مَحْرَمٍ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِمْرَأَتِیْ خَرَجَتْ حَاجَّۃً وَاکْتُتِبْتُ فِیْ غَزْوَۃِ کَذَا قَالَ ارْجِعْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِکَ	کوئی آدمی کسی غیر محرم عورت کے ساتھ تنہائی اختیار نہ کرے ایک آدمی اٹھا اس نے کہا اے اللہ کے رسولؐ! میری بیوی حج کو جا رہی ہے اور میرا نام فلاں جہاد میں جانے کو لکھا گیا ہے آپ نے فرمایا کہ تو جا اپنی بیوی کے ساتھ جا کر حج کر۔

(بخاری، کتاب النکاح، مسند احمد ص۲۲۳ ج ۱)

۲۔ جناب جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْآخِرِ فَلَا یَخْلُوَنَّ بِامْرَأَۃٍ لَیْسَ مَعَہَا ذُوْ مَحْرَمٍ مِنْہَا فَإِنَّ ثَالِثَہُمَا الشَّیْطَانُ۔	جو شخص اللہ پاک اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ کسی غیر محرم عورت سے خلوت اختیار نہ کرے الا یہ کہ اس کے ساتھ اس کا محرم رشتہ دار ہو کیونکہ دونوں کی علیحدگی میں تیسرا شیطان ہوتا ہے۔

(مسند احمد ص ۳۳۹ ج ۳)

۳۔ جناب عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وآلہ وسلم نے فرمایا:

اَلَا لَا یَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَۃٍ لَا تَحِلُّ لَہٗ فَاِنَّ ثَالِثَھُمَا الشَّیْطَانُ اِلَّا مَحْرَمٌ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ مَعَ الْوَاحِدِ وَھُوَ مِنَ الْاِثْنَیْنِ اَبْعَدُ (مسند احمد ص۲۲۶ ج ۳)

خبردار! کوئی آدمی کسی ایسی عورت سے علیحدگی اختیار نہ کرے جس سے اس کا نکاح نہیں ہو سکتا کیونکہ وہاں تیسرا شیطان ہوتا ہے الا یہ کہ محرم بھی ہو کیونکہ ایک کے ساتھ شیطان ہوتا ہے اور دو سے بہت دور ہوتا ہے۔

اجنبیہ کا اجنبی آدمی کے ساتھ سفر کرنا بھی اس کی ایک شق ہے گو سفر تعلیم و تعلم کا ہو یا سفر حج ہو وہ بھی اجنبی کے ساتھ بالکل ناجائز ہے جیسا کہ ابھی اوپر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث گذری ہے۔ جناب ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ:

لَا تُسَافِرُ الْمَرْأَۃُ اِلَّا وَمَعَھَا ذُوْ مَحْرَمٍ (مسلم کتاب الحج ص۴۳۳ ج۱)

کوئی عورت بغیر محرم کے سفر نہیں کر سکتی۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سفر خواہ تین دن یا زائد کا ہو یا دو دن کا ہو یا ایک دن کا یا ایک رات ہی کا ہو جس کا نام سفر ہے عورت بغیر محرم رشتہ دار کے یا خاوند کے بغیر نہیں کر سکتی اور جن احادیث میں ایام و لیالی (دنوں اور راتوں) کی تعیین منقول ہے اس حدیث نے ان تمام احادیث کا مفہوم متعین کر دیا ہے کہ جس کو سفر کہا جاتا ہے وہ عورت کو اکیلے نہیں کرنا چاہیے۔

اعتراض: کیا عورت اپنے دیور کے ساتھ بھی خلوت نہیں کر سکتی یا اس کے ساتھ بھی سفر نہیں کر سکتی؟ کیونکہ ہمارے اس معاشرے میں عموماً ان افعال کا ارتکاب کیا جاتا ہے اور لوگ اسے معیوب بھی نہیں سمجھتے ہیں اور بعض اوقات تو ایسا بھی مشاہدے میں آیا ہے کہ میاں تو بیرون ملک بغرض کاروبار چلے جاتے ہیں بیوی کے پاس صرف دیور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی ہوتا ہے اور پھر کئی قسم کے شکوک وشبہات بھی جنم لیتے ہیں۔

جواب: جس طرح دیگر اجنبیوں سے خلوت ممتنع اور حرام ہے اسی طرح دیور اور جیٹھ سے بھی خلوت ممنوع ہے بلکہ دیور اور جیٹھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے موت قرار دیا ہے کیونکہ اجنبی آدمی تو کسی دوسرے کے گھر پہ جاتے ہوئے شرمائے گا، ڈرے گا اور خوف محسوس کرے گا۔ مگر دیور اور جیٹھ پر تو کسی کو شبہ تک بھی نہیں ہوسکتا حالانکہ یہ چلتی پھرتی موت ہے یہ جب بھی غلط کاروائی کرنا چاہے اس کے لیے کوئی رکاوٹ نہیں ہے روزمرہ کئی واقعات مشاہدہ میں آتے رہتے ہیں۔

ذیلی مسئلہ اسی شق کا ایک ذیلی مسئلہ مخلوط تعلیم بھی ہے اس کے مفاسد و مصائب بھی بڑے بھیانک اور خطرناک ثابت ہوتے ہیں

عام طور پر بلا ولی کی اجازت کے عدالتی نکاح ہوجاتے ہیں والدین کو کہیں بعد اطلاع ہوتی ہے حالانکہ اس عدالتی نکاح کا شریعت بالکل اعتبار نہیں کرتی اور حالت یہ ہے کہ ساری زندگی بلا نکاح ہی گذر جاتی ہے اور اس عام میل جول میں دیگر جرائم کے ارتکاب کی تو کوئی حد ہی نہیں ہے۔ اور یہ سب کچھ اہل مغرب کی نقل میں کیا جارہا ہے ؎

یوں قتل سے وہ بچوں کے بدنام نہ ہوتا ہائے فرعون کو کالج کی نہ سوجھی

نظر کا اٹھنا دوسرا سبب نظر کا اٹھنا ہے یعنی کسی غیر محرم عورت کی طرف نظر اٹھانا بھی کبیرہ گناہ اور حرام وممنوع ہے اللہ پاک کا ارشاد ہے۔

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ أَزْكٰى لَهُمْ إِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ (النور)

اہل ایمان سے کہہ دیں کہ اپنی آنکھیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اس میں ان کی خوب ستھرائی ہے یقیناً اللہ تعالیٰ ان کے کاموں سے واقف ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفہوم غضِ بصر کا معنی ہوتا ہے نگاہ پست کرنا اور نظر نیچے کرنا۔ اس کا یہ ہرگز مطلب نہیں ہے کہ ہر وقت آدمی نیچے ہی نگاہ کیے رکھے بلکہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ دیکھنے کے لیے نگاہوں کو آزاد نہ چھوڑ دیا جائے یعنی کسی شخص کے لیے بھی جائز و حلال نہیں ہے کہ وہ اپنی بیوی یا اپنی محرم خواتین کے علاوہ کسی عورت کو نگاہ بھر کر دیکھے بلکہ ضابطہ یہ ہے کہ اگر ایک مرتبہ اچانک نگاہ کسی پر جا ٹکے تو فوراً نگاہ پھیرنے کا حکم ہے اور ایسی نگاہ پر مواخذہ نہ ہو گا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا

يَا عَلِيُّ لَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَإِنَّ لَكَ الْأُولَى وَلَيْسَتْ لَكَ الْآخِرَةُ ۔ (مسند احمد، ترمذی)

اے علی رضی اللہ عنہ! اچانک نگاہ کے بعد قصداً نہ دیکھنا چونکہ اول تو معاف ہے دوسری (قصداً) معاف نہیں ہے۔ ابوداؤد، دارمی

جناب جریر بن عبداللہ بجلی بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اچانک کسی عورت پر نظر پڑ جائے تو کیا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نگاہیں پھیر لو یا نیچے کر لو۔ (مسلم۔ مسند احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی)

جناب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ پاک فرماتا ہے کہ:

إِنَّ النَّظَرَ سَهْمٌ مِنْ سِهَامِ إِبْلِيسَ مَسْمُومٌ مَنْ تَرَكَهَا مَخَافَتِي أَبْدَلْتُهُ إِيمَانًا يَجِدُ حَلَاوَتَهُ فِي قَلْبِهِ (طبرانی)

نگاہ ابلیس کے زہریلے تیروں میں سے ایک تیر ہے جس نے میرے ڈر سے اس کو چھوڑ دیا میں اس کو ایسا ایمان دوں گا جس کی حلاوت وہ اپنے دل میں محسوس کرے گا۔

جناب ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَنْظُرُ إِلَىٰ مَحَاسِنِ امْرَأَةٍ ثُمَّ يَغُضُّ بَصَرَهُ إِلَّا أَخْلَفَ اللهُ لَهُ عِبَادَةً يَجِدُ حَلَاوَتَهَا (مسند احمد)

جس کی نگاہ کسی عورت کے محاسن پر پڑے تو وہ نگاہ پھیر لے اللہ تعالےٰ اس کی عبادت میں لذت و مٹھاس پیدا کر دے گا۔

جناب جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی جناب فضل بن عباس رضی اللہ عنہ مشعر حرام سے واپسی کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک ہی اونٹ پر سوار تھے راستے میں جب عورتیں نظر آئیں تو فضل ان کی طرف دیکھنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا منہ پھیر کر دوسری طرف کر دیا تھا۔ (ابوداؤد)

دوسرا واقعہ اس طرح منقول ہے کہ حجۃ الوداع کے موقعہ پر قبیلہ خثعم کی ایک عورت نے راستہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہ نے ان پر نظر جما دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا منہ پھیر کر دوسری طرف کر دیا۔ (بخاری۔ ابوداؤد، ترمذی)

شریعت نے کچھ استثنائی صورتوں کا لحاظ رکھتے ہوئے بعض اوقات خاص خاص مواقع اور اہم ضروریات کے پیش نگاہ دیکھنے کی اجازت دی ہے مثلاً کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کرنا چاہے تو اسے دیکھنے کی اجازت ہے۔ (مسند احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

فقہائے حدیث، مجتہدین امت اور مشاہیر اسلام نے بعض دیگر صورتوں کو بھی مستثنیٰ قرار دیا ہے جرائم کی تفتیش کے سلسلے میں کسی مشتبہ عورت کو دیکھنا۔ قاضی کا کسی عورت گواہ کو دیکھنا اور علاج کے لیے ڈاکٹر یا معالج کا کسی مریضہ کو دیکھنا۔

جس طرح غض بصر کا حکم مرد کے لیے ہے اسی طرح عورت کے لیے بھی یہی حکم ہے

قُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ

مومن عورتوں سے کہہ دیں کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ — اپنی آنکھیں نیچی رکھیں اور شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔

عورتوں کے لیے بھی غضِ بصر کے وہی احکام و مسائل اور ہدایات ہیں جو مردوں کے لیے ہیں یعنی وہ بھی قصداً اور عمداً کسی مرد کو نہ دیکھیں بلکہ نگاہوں پر اس درجہ اختیار رکھیں کہ جہاں کہیں ایک دوسرے سے دوچار ہو جائیں فوراً خود بخود جھک جائیں کیونکہ مسلمان بجائے خود پاکبازی اور عفت کا پیکر ہے اور لوگوں کے لیے نمونہ ہے اس کو انتہا درجہ کا شریف اور باحیا ہونا چاہیے۔

بے پردگی تیسرا سبب بے پردگی ہے قرآنِ عظیم میں اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:

وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ — خواتین اپنی اوڑھنیاں اپنے گریبانوں پر ڈالے رکھیں۔

زمانۂ جاہلیت میں پردے کا کوئی اہتمام نہ ہوتا تھا۔ گریبان کا ایک حصہ کھلا رہتا تھا جس سے گلا اور سینے کا بالائی حصہ نظر آتا تھا چھاتیوں پر قمیص کے علاوہ کچھ نہ ہوتا تھا۔ (کشاف، ابنِ کثیر)

جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو خواتین نے اپنی موٹی موٹی چادریں پھاڑ کر اوڑھنیاں بنا کر سروں پر لے لیں۔

(ابوداؤد، کتاب اللباس)

جناب عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انصار کی عورتیں بہت اچھی ہیں جب سورۃ نور نازل ہوئی (اور انھوں نے وہ سنی) تو انھوں نے اپنے کمر بند پھاڑ کر اوڑھنیاں اور دوپٹے بنا لیے (ابوداؤد۔ کتاب اللباس)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جناب ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی۔

(یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ قُلْ لِاَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ)[1] یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ (النور)

اے نبی! آپ اپنی بیویوں، بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتیں سے کہہ دیں کہ اپنی چادریں اپنے اوپر ٹھوڑی کے نیچے لٹکا لیا کریں۔

تو انصار کی عورتیں گھروں سے نکلتی کہ ان کے سروں پر موٹی چادریں ہوتی تھیں گویا وہ کالے کوے ہیں۔ (ابوداؤد، کتاب اللباس)

علامہ سیوطیؒ فرماتے ہیں کہ:

ھٰذِہٖ آیَةُ الْحِجَابِ فِیْ حَقِّ سَائِرِ النِّسَآءِ فَفِیْھَا وُجُوْبُ سَتْرِ الرَّاسِ وَالْوَجْهِ عَلَیْهِنَّ۔

اس آیت میں تمام عورتوں کو پردے کا حکم دیا جا رہا ہے اس سے سر اور چہرے کو ڈھانپنا بھی فرض معلوم ہوتا ہے۔

(عون المعبود ص۱۰۵ ج۴)

جلابیب جلباب کی جمع ہے اور جلباب کا معنی ہے۔

ھو الرداء فوق الخمار بڑی چادر جو عام اوڑھنی کے اوپر ہوتی ہے۔

جناب ابن مسعود، قتادہ، حسن بصری، سعید بن جبیر، ابراہیم نخعی، عطاء خراسانی وغیرہ سے یہی معنی مروی ہیں (ابن کثیر ص۵۱۸ ج۲)

اعتراض بعض لوگ بڑی سادگی سے کہہ دیتے ہیں کہ اس میں اس پردے کا ذکر نہیں ہے جس کا پروپیگنڈہ کیا جاتا ہے اور پردے کا

---

[1] خط کشیدہ الفاظ ابوداؤد میں نہیں ہیں میں نے یہ آیت وضاحت کے لیے لکھی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میہ معنیٰ نہیں ہے کہ عورتوں کو اندھا کر کے گھر بٹھا دیا جائے۔ یہ تو عورتوں کے ساتھ ناانصافی ہے۔

جواب کسی آیت کی تفسیر کرنے کے لیے اصحاب رسول کی طرف ہی مراجعت ضروری ہے کیونکہ وہ طاق نبوت سے براہِ راست فیض حاصل کرنے کا شرف پا چکے ہیں چنانچہ ترجمانِ قرآن جناب ابن عباسؓ اور دیگر اکابرین اُمت سے اس آیت کی تفسیر یوں مروی ہے۔

اَمَرَ اللّٰهُ نِسَآءَ الْمُؤْمِنِيْنَ	اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ جب
اِذَا خَرَجْنَ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ فِيْ ...	عورتیں کسی کام کے لیے گھر سے نکلیں تو اپنے
حَاجَةٍ اَنْ يُّغَطِّيْنَ وُجُوْهَهُنَّ	سروں کے اوپر سے بڑی چادروں کے
مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِنَّ بِالْجَلَابِيْبِ	ذریعے اپنے چہروں کو چھپائیں اور ایک
وَيُبْدِيْنَ عَيْنًا وَّاحِدًا	آنکھ کھول کر اس سے دیکھیں۔

(عن ابن عباس۔ ابن کثیر)

محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ میں نے عبیدہ سلمانی سے يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے

فَغَطّٰى وَجْهَهٗ وَرَاْسَهٗ وَاَبْرَزَ	اپنا چہرہ چھپایا اور سر ڈھانپا اور
عَيْنَهُ الْيُسْرٰى (ابن کثیر)	بائیں آنکھ کھولی (کر گویا اس طرح پردہ کرنا چاہیے)

دیگر ائمہ تفسیر نے بھی اپنے اپنے انداز میں یہی معنی سمجھے اور بیان کیے ہیں۔

سوال: کیا دوپٹہ ہونا چاہیے باریک ہی ہو؟

جواب: ان احکام مذکورہ کے پیش نگاہ باریک دوپٹہ قطعاً مفید مطلب نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے، انصاری عورتوں کا موٹے کپڑوں کا انتخاب بھی یہی بتاتا ہے کہ ان احکام کا مزاج یہی تقاضا کرتا ہے، ایک موقع پر مصر سے کچھ قباطی (باریک ململ) آئی دحیہ کلبی کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ٹکڑا مجھے بھی دیا اور فرمایا کہ ایک حصہ پھاڑ کر اپنی قمیض بنالو اور ایک حصہ اپنی اہلیہ کو دے دو کہ وہ دوپٹہ بنالے اور اس سے کہنا تجعل تحتہ ثوبًا لا یصفھا یعنی اس کے نیچے ایک دوسرا کپڑا لگائے تاکہ جسم نظر نہ آئے۔ (ابوداؤد۔ کتاب اللباس)

جناب ام سلمہ اور جناب میمونہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھی ہوئی تھیں اتنے میں ایک نابینے صحابی جناب ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ آ گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی دونوں بیویوں سے کہا کہ پردہ کرو انھوں نے عرض کیا کہ:

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَلَیْسَ اَعْمٰی لَا یُبْصِرُنَا وَلَا یَعْرِفُنَا — اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ نابینا نہیں ہے؟ نہ وہ دیکھتا ہے اور نہ پہچانتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

اَفَعَمْیَاوَانِ اَنْتُمَا اَلَسْتُمَا تُبْصِرَانِہٖ — کیا تم بھی اندھی ہو؟ کیا تم اسے نہیں دیکھ رہی ہو؟

جناب ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ یہ واقعہ پردے کا حکم نازل ہونے کے بعد کا ہے (احمد، ابوداؤد۔ ترمذی)

جناب عائشہ رضی اللہ عنہا کا عمل امام مالکؒ نے نقل کیا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک نابینا شخص آیا تو ام المومنین نے اس سے پردہ کیا کسی نے کہا کہ یہ تو آپ کو نہیں دیکھتا آپ کیوں پردہ کر رہی ہیں؟

ام المومنینؓ نے فرمایا لٰکِنِّی اَنْظُرُ اِلَیْہِ۔ میں اسے دیکھ رہی ہوں۔ بلشبہہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باقی رہا یہ اعتراض کہ اس قدر پردہ ظلم ہے تو ایسی باتیں کرنے والے لوگ خود اپنی ذات پر ظلم کا ارتکاب کر رہے ہیں کیونکہ یہ دین فطرت کی لگائی ہوئی پابندیوں کی تضحیک ہے۔ اور سلیم الفطرت لوگ سمجھتے ہیں کہ مرد و عورت کے درمیان شریعت کی کھینچی ہوئی دیواریں اور سائنس عقلی لحاظ سے بھی درست و صحیح ہیں ان کو پھلانگنے سے کبھی بھی اچھے اثرات اور بہتر نتائج برآمد نہیں ہو سکتے، آج تعلیمی اداروں کی حالت، بنکوں کی پوزیشن۔ پی آئی اے اور دیگر محکموں کے دفاتر میں جہاں عورتوں کو کرسی پر بیٹھایا گیا ہے وہاں جو کچھ ہو رہا ہے یہ سب کچھ صاحب بصیرت جانتے ہیں اور یہ سب کچھ اس بے پردگی کا ہی کرشمہ ہے اگر دین فطرت کی عائد کردہ پابندیوں کا لحاظ رکھا جاتا تو صورتحال یہ نہ ہوتی جس کا آج ہمیں سامنا ہے آج ہمارا ملک یورپ کی طرف بڑی تیزی سے راغب ہے حتیٰ کہ ان کی نقالی میں ہم نے عورتوں کو گھروں سے نکال کر اخبار کی زینت۔ اسمبلی کا مال اور ہر دکان کی شو (زینت) بنا دیا ہے یہ فعل اسلامی معاشرے کے لیے کس قدر عار اور ننگ ہے اسی لیے آج ہماری کوئی آواز نہیں ہے اور دنیا میں رسوائی کی زندگی گذار رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سمجھنے کی توفیق عطاء فرمائے۔

اظہار زینت

یہ چوتھا سبب ہے یعنی اپنا بناؤ سنگار ظاہر نہ کریں حکم ہو رہا ہے ولا یبدین زینتھن۔ عموماً زینت کا لفظ زیور پر بولا جاتا ہے اور بعموم علت کی بنا پر اس میں خوشنما کپڑے، سر، منہ، ہاتھ، پاؤں وغیرہ کی زیبائش بھی داخل ہے جس کا عموماً عورتیں ارتکاب کرتی پھرتی ہیں، جناب ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

اَلْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ فَاِذَا خَرَجَتْ — عورت ننگ ہے جب گھر سے

اِسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ (ترمذی) — نکلتی ہے تو شیطان (نما انسان) اسے دیکھتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رب تعالیٰ، ازواجِ مطہرات کو حکم دے رہے ہیں۔

وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْأُوْلٰی (احزاب)

اپنے گھروں میں ٹھہری رہو زمانہ جاہلیت کی طرح اپنا بناؤ سنگار نہ دکھاؤ۔

یہ حکم اصالۃً ازواجِ مطہرات کو ہے اور بالتبع (ثانوی حیثیت میں) دوسری مستورات بھی شامل ہیں یعنی ضروریات کے لیے گھر سے نکلنا ممنوع نہیں بلکہ تمہارا نصب العین گھر کی زینت ہے۔ جب گھروں سے نکلو تو حسن و جمال کے تیر و کمان سے مسلح ہو کر نہ نکلو اور جاہلیت کی طرح عریانی کا مظاہرہ نہ کرو بلکہ ہمیشہ اسلامی آدابِ معاشرت کو ملحوظ رکھو۔

آیات و احادیث کی روشنی میں کہا جا سکتا ہے کہ خواتین آرائش و زیبائش ظاہر نہ کریں اور اگر وہ اس فعل کا ارتکاب کریں گی تو وہ وعید الٰہی کی مستحق قرار پائیں گی، ولا یبدین زینتھن الا ما ظھر منھا کا بھی یہی تقاضا ہے کہ زینت ظاہر نہ کریں ہاں جو چیز خود بخود ظاہر ہو جائے جیسے برقع یا چادر ہو یا ان کے اچانک کھل جانے سے کوئی زینت ظاہر ہو جائے یا جو پہنا ہے تو یہ بھی نہیں چھپ سکتا لہٰذا یہ چیزیں ظاہر ہو جائیں تو ان میں کوئی مضائقہ نہیں ہے کیونکہ یہ اشیاء تو چھپ ہی نہیں سکتیں ان پر خدا کی طرف سے کوئی مواخذہ اور گرفت نہیں ہے۔

اظہار زینت کی ایک صورت خوشبو کا استعمال ہے عورت اپنے خاوند کو خوش کرنے کے لیے جو خوشبو استعمال کرے اس میں خوشبو تیز نہیں ہونی چاہیے صرف رنگدار ہو سکتی ہے عورت کو مہک والی خوشبو استعمال کر کے گھر سے باہر دکو نکلی ہی کے لیے ہو، جانے کی اجازت نہیں ہے۔ جناب ابو موسیٰ اشعری سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

عجیب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَیُّمَا امْرَأَۃٍ اِسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ عَلٰی قَوْمٍ لِیَجِدُوْا مِنْ رِیْحِھَا فَھِیَ زَانِیَۃٌ۔ (نسائی ص۲۷۶ ج ۲)

جونسی عورت خوشبو لگا کر نکلے کہ لوگ اس کی خوشبو کو سونگھیں تو ایسی عورت زانیہ ہے۔

اسی طرح عورت کو خوشبو لگا کر مسجد میں جانا بھی ممنوع ہے جناب ابوہریرہ رضی سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

اَیُّمَا امْرَأَۃٍ اَصَابَتْ بَخُوْرًا فَلَا تَشْھَدْ مَعَنَا الْعِشَآءَ الْاٰخِرَۃَ (نسائی کتاب الزینۃ)

جس عورت نے خوشبو لگائی ہوئی ہے وہ ہمارے ساتھ عشاء کی نماز نہ پڑھے۔

بلکہ ایسی عورت کو مسجد میں آنے کے لیے غسل کی ضرورت ہے ارشاد ہے۔

اِذَا خَرَجَتِ الْمَرْأَۃُ اِلَی الْمَسْجِدِ فَلْتَغْتَسِلْ مِنَ الطِّیْبِ کَمَا تَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَۃِ (نسائی کتاب الزینۃ)

جب عورت مسجد کی طرف جاتا چاہیے تو اس کو اس طرح نہا کر مسجد میں جانا چاہیے جس طرح غسل جنابت ہوتا ہے۔

مَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ یَلْقَ اَثَامًا۔ یعنی جو شخص ان افعال قبیحہ اور اعمال شنیعہ کا مرتکب ہوگا اسے سخت اور سنگین سزا سے دوچار ہونا پڑے گا جناب عکرمہ نے اثاماً کا معنی کیا ہے کہ دوزخ کی وہ وادی اور جگہ جس میں زانی لوگ عذاب بھگتیں گے (ابن کثیر) یُضٰعَفْ لَہُ الْعَذَابُ (الآیۃ) (اندازِ کلام اور اندازِ گفتگو سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سخت وعید اور شدید دھمکی ان لوگوں کے حق میں ہے جنھوں نے شرک وکفر کے ساتھ ساتھ قتل ناحق اور زنا جیسے قبیح افعال کا بھی ارتکاب کیا یہ عام مسلمان گنہگاروں کے حق میں نہیں ہے اور یہاں اس کے قرائن وشواہد بھی موجود ہیں۔

پہلا قرینہ: تو یہ ہے سزا میں تُضَاعَفْ (زیادتی) اہل ایمان کے حق میں بالکل منصوص

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و منقول نہیں ہے بلکہ اہل ایمان کے حق میں تو یہ مژدہ ہے۔

۱۔ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰى اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ	جس نے نیکی کی اس کے لیے دس گنا ہے اور جس نے بدی کی وہ صرف بدی کے برابر سزا پائے گا اور ان پر ظلم نہ ہوگا۔

(سورۃ الانعام)

۲۔ وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا (سورۃ الشوریٰ)	اور بدی کا بدلہ اس جیسی بدی ہے۔

اور کفار کے حق قرآن کا فیصلہ یہ ہے کہ:

وَلَيَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ وَاَثْقَالًا مَّعَ اَثْقَالِهِمْ ۔ (عنکبوت)	وہ اٹھائیں گے بوجھ اپنے اور کچھ اور بوجھ اپنے بوجھوں کے ساتھ۔

ایک بوجھ کفر کا دوسرا عذاب گناہوں پر ہوگا تیسرا عذاب راہ حق سے لوگوں کو اغوا اور گمراہ کرنے پر ہوگا۔

دوسرا قرینہ: یہ ہے ذلت ورسوائی کے ساتھ ہمیشہ دوزخ میں رہنا بھی کسی مومن کے لیے منصوص اور منقول نہیں ہے کیونکہ مومن (موحد) کتنا ہی گنہگار کیوں نہ ہو اپنے گناہوں کی سزا پاکر ضرور دوزخ سے رہا ہو جائے گا مگر کفار کے حق میں تو جہنم دائمی ہے۔

اِلَّا مَنْ تَابَ (الآیۃ) یہ ما قبل سے استثناء ہے اس آیت میں ان لوگوں کے لیے بشارت وخوشخبری ہے جو گذشتہ زندگی میں طرح طرح کے جرائم کے عادی اور مرتکب تھے اور وہ اپنی اصلاح اور درستگی پر آمادہ ہیں اس معافی کے اعلانِ عام کے بعد آپ ذرا تصور کریں گے کہ بگڑے ہوئے معاشرے کے لاکھوں افراد کو یہ مژدہ سنایا جا رہا ہے کہ اگر تم اصلاح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر آمادہ ہوتے ہو تو بہت اچھا ہے ہم تو پہلے سے دامن پھیلاتے ہوئے تمہارے منتظر ہیں۔

ہم تو مائل بہ کرم ہیں کوئی سائل ہی نہیں!
راہ دکھلائیں کس کو کوئی راہرو ے منزل ہی نہیں

ورنہ بصورت دیگر اگر کہا جاتا کہ اب تمہیں سزا مل کر ہی رہے گی تم اس سزا سے بچ کر کہیں نہیں جا سکتے تو وہ ہمیشہ کے لیے گناہ اور بدی کی دلدل میں پھنس کر رہ جاتے اور جرائم کا ارتکاب کرتے کرتے ابلیس لعین بن جاتے اور اسلام نے جو تصور پیش کیا ہے یہی تصور مجرم کو جرم کے چکر سے نکال سکتا ہے اسلام کس قدر عظمت کا حامل ہے۔

نشہ پلا کر گرانا تو سب کو آتا ہے
مزہ تو تب ہے کہ گرتے کو تھام لے ساقی

جناب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت ان کے پاس آئی اور کہنے لگی، اے ابوہریرہ رضؓ! میں بدکار ہوں اور ایک سال کا بچہ بھی میری گود میں تھا جس کو میں نے قتل کر دیا ہے اب آپ بتائیں میری توبہ لائق قبول ہے میں نے کہا کہ بالکل توبہ کی کوئی صورت نہیں ہے وہ بڑے تحسر اور افسوس سے واپس ہوئی اور کہہ رہی تھی کہ ہائے! یہ حسن آگ میں جلے گا۔ ابوہریرہ رضؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ کے ساتھ صبح کی نماز ادا کی اور ساری داستان کہہ سنائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوہریرہ رضؓ! آپ نے بڑا غلط جواب دیا ہے کیا یہ آیت والذین لا یدعون مع اللہ الٰھًا آخر........
.... الا من تاب وآمن وعمل عملاً صالحًا۔ تم نہیں جانتے کیا تمہیں اس آیت کا علم نہیں ہے؟ ابوہریرہ رضؓ فرماتے ہیں کہ آپ کا جواب سن کر میں اس عورت کی تلاش میں نکلا عشاء کے وقت وہ عورت مل گئی تو میں نے اسے یہ بشارت سنا دی، سنتے ہی وہ سجدے میں گر پڑی اور کہنے لگی کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الحمد للہ الذی جعل لی مخرجًا — تعریفات اس ذات کی ہیں جس نے
وتوبۃ مما عملت۔ — میرے عمل سے توبہ کی گنجائش پیدا کی ہے۔

اور بطور شکرانہ اس نے ایک لونڈی اور اس کے بچے کو آزاد کر دیا (ابن کثیر)

فائدہ! آمن کے لفظ میں ایمان کی تمام شقیں اور شاخیں داخل ہیں یعنی اللہ کی ذاتِ اقدس پر ایمان، ملائکہ اور رُسل پر ایمان، کتبِ الٰہیہ اور ہر قسم کی تقدیر پر ایمان رکھنا اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر ایمان رکھنا۔

عَمِلَ صَالِحًا: میں تمام اعمال، جملہ افعال اور دیگر خصال داخل ہیں یعنی نماز، روزہ حج، زکوٰۃ، اطاعتِ والدین، خشیتِ الٰہی، محبتِ الٰہی، توکل، دُعا، صبر، شکر، عدل و انصاف، جود و سخا، ایثار، مہمان نوازی، تواضع، شرم و حیا، عفو و کرم، تحمل و درگذر، حلم و بردباری، زہد و تقویٰ، صداقت، ایفاءِ عہد، خوش اخلاقی، ذکرِ الٰہی، ادائے امانت اور گریہ و بکا، سب داخل ہیں، جب یہ اعمال اخلاص سے کیے جائیں گے تو ممنوعات سے خود بخود ہی اجتناب ہو جاتا ہے۔

یُبَدِّلُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ: اسی جملے کی دو تفسیریں ہیں، ایک تفسیر یہ ہے، کہ جب وہ گذشتہ گناہوں سے توبہ کریں گے تو اللہ کی توفیق سے کفر کے زمانے میں کیے ہوئے گناہوں کی جگہ اب وہ (طاعت و فرمانبرداری کے ضابطے کے ماتحت) نیک اعمال کریں گے لہٰذا برائیوں کی جگہ بھلائیاں آجائیں گی۔

دوسری تفسیر: یہ ہے کہ توبہ کے نتیجے میں نہ صرف یہ کہ کفر کے زمانے میں کیے ہوئے گناہ ان کے نامۂ عمل سے محو ہو جائیں گے بلکہ ان کی جگہ اللہ کے فضل و احسان سے نیکیاں لکھی جائیں گی کہ یہ وہ آدمی ہے جس نے سابقہ زندگی سے توبہ کر لی ہے اور بار بار اس پر نادم و پشیمان ہوتا ہے اور ہر گناہ پر پشیمان ہونا بھی نیکی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان تلك السيات الماضية تنقلب بنفس التوبة النصوح حسنات (ابن کثیر ص۳۲۷ ج ۳)

صرف توبہ کی برکت سے گذشتہ گناہ نیکیوں کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔

خلاصہ یہ ہوا کہ ایسا شخص نہ صرف یہ کہ انجام بد سے بچ جائے گا بلکہ بڑے بڑے انعامات اور درجات کا مستحق ہوگا۔ وَمَن تَابَ وَعَمِلَ (الآیۃ) یہاں اللہ تعالیٰ نے ایک ضابطہ بیان فرمایا ہے جس کی طرف آدمی کی تمامتر توجہ ہونی چاہیے کہ وہ صرف ایک ہی بارگاہ ہے جہاں قصوروں اور گناہوں پر شرمسار ہونے والوں کو دھتکارا نہیں جاتا بلکہ گوناگوں انعامات، احسانات اور اعلیٰ درجات سے نوازا جاتا ہے، جہاں گنہگاروں کے جرائم گن گن کر انہیں شرمسار کرنے اور عار دلانے کی بجائے یہ دیکھا جاتا ہے کہ اس نے توبہ کر کے اپنی کس قدر اصلاح کی ہے اور جہاں بندے کو وہ آقا ملتا ہے جو انتقامی کارروائی کرنے کی بجائے دامن رحمت کھولے ہوئے ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ

اور جو لوگ نہیں حاضر ہوتے جھوٹے کام میں

نواں وصف: والذین لایشہدون الزور۔ **زور** کا معنی ہے جھوٹ اور باطل، آئمہ تفسیر نے زور کے مختلف معانی نقل کیے ہیں۔

۱۔ شرک وکفر اور بتوں کی عبادت و تعظیم۔ جناب ضحاک، ابن زید اور ابن عباس نے یہی تفسیر کی ہے (قرطبی) کیونکہ فی الواقع یہ سب سے بڑا جھوٹ ہے۔

۲۔ لغو کلام اور گانا بجانا۔ جناب مجاہد اور محمد بن حنفیہ نے یہی تفسیر کی ہے (قرطبی) یعنی اللہ کے برگزیدہ بندے ایسی مجالس اور محافل میں قطعاً شریک نہیں ہوتے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ:۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِیْ	اور کچھ لوگ ایسے ہیں جنھوں نے
لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ	کھیل کا سامان خریدا ہے تاکہ بغیر علم
اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّخِذَهَا	کے لوگوں کو اللہ کی راہ سے گمراہ کریں
هُزُوًا اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ	اور بنائیں اس کو مذاق ان کے لیے
مُّهِيْنٌ۔ (لقمان)	ذلت آمیز عذاب ہے۔

وضاحت لَهْوَ الْحَدِيْثِ کی کئی تفاسیر ہیں مگر ترجیح اسی کو ہے کہ اس سے مراد گانا بجانا اور اس کے متعلقات ہیں۔

جناب ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے تین مرتبہ قسم کھا کر فرمایا کہ لَهْوَ الْحَدِيْثِ کا معنی ہے گانا بجانا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جناب ابن عمرؓ، میمون بن مہران، مکحول، حسن بصری وغیرہ سے بھی یہی منقول ہے علامہ قرطبیؒ نے یہاں کئی احادیث نقل کی ہیں جن سے گانے بجانے کی حرمت ثابت ہوتی ہے۔

جناب علیؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

بُعِثْتُ بِكَسْرِ الْمَزَامِيْرِ۔ میں اللہ کی طرف سے پابند ہوں کہ بانسریاں توڑ دوں۔ (قرطبی)

جناب ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

بُعِثْتُ بِهَدْمِ الْمَزَامِيْرِ وَالْمَعَازِفِ مجھے بانسریاں اور باجے توڑنے کے لیے مبعوث کیا گیا ہے۔ (قرطبی)

امام ترمذیؒ نے جناب علیؓ سے نقل کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کہ جب میری امت پندرہ کام کرے گی تو اس پر عذاب نازل ہوگا۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ "جب گانے والیاں اور باجے خریدے جائیں"۔

اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے۔

ظَهَرَتِ الْقِيَانُ وَالْمَعَازِفُ گانے والیاں اور باجے گاجے عام ہوں گے۔ (بحوالہ قرطبی)

جناب انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:

مَنْ جَلَسَ إِلَىٰ قَيْنَةٍ يَسْمَعُ مِنْهَا صُبَّ فِيْ أُذُنِهِ الْآنُكُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ جو شخص کسی گانے والی کے پاس بیٹھا کہ اس سے گانا سُنے قیامت والے دن اس کے کان میں سیسہ ڈالا جائے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابو مالک اشعری رضؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :

لَيَشْرَبَنَّ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي الْخَمْرَ يُسَمُّونَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا يُعْزَفُ عَلَى رُؤُسِهِمْ بِالْمَعَازِفِ وَالْمُغَنِّيَاتِ يَخْسِفُ اللّٰهُ بِهِمُ الْأَرْضَ وَيَجْعَلُ اللّٰهُ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيرَ (ابو داؤد۔ ابن ماجہ)	میری امت کے کچھ لوگ شراب کا نام بدل کر پئیں گے ان کے سامنے باجے گاجے کے ساتھ عورتیں گانا گائیں گی اللہ تعالیٰ ان کو زمین میں دھنسا دے گا اور بعض کی صورتیں مسخ کر کے بندر اور سور بنا دے گا۔

میں نے نہایت اختصار کے ساتھ یہ چند احادیث نقل کی ہیں اس کے علاوہ دیگر احادیث اور آثار کتب حدیث اور تاریخ میں موجود ہیں جو اس کی حرمت کی دلیل ہیں مگر آج ہماری یہ حالت ہے، شادی، بیاہ اور دیگر تقریبات پر جن حیا سوز حرکات اور اخلاق سوز افعال کا ارتکاب کیا جاتا ہے وہ مسلمان اور اہل ایمان کی شان سے کوسوں دور ہے۔

مزید برآں کہ آج مساجد میں اشاعت دین کے نام پر ویڈیو فلمیں بنانا نیکی سمجھ لیا گیا ہے اور آج نیکی کا معیار وہ ہے جو انسان کا اپنا دل فیصلہ کرے میں سمجھتا ہوں یہ دلوں کے مردہ ہونے کی علامت ہے اس طرح کی تبلیغ سے دین کی کوئی خدمت نہیں ہے صرف شہرت کے خواہوں کے دل بہلانے کا اچھا مشغلہ ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی رحمت سے اس دلدل سے نجات عطاء فرمائے آمین

۳۔ بعض مفسرین نے اس کی تفسیر کی ہے کہ اس سے مشرکین کی عیدیں اور میلے ٹھیلے مراد ہیں جناب ابو العالیہ، طاؤس، ابن سیرین، ضحاک، اور ربیع کا یہی خیال ہے اور ایسے مقامات پر حاضری سے اور نذر ماننے سے آپ نے بھی منع فرمایا ہے۔

جناب ثابت بن ضحاک کا بیان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک شخص نے نذر مانی تھی کہ میں بَوَانَہ (جگہ میں) اونٹ ذبح کروں گا اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے استفسار کیا تو آپ نے جواباً فرمایا کہ "هَلْ كَانَ فِيهَا وَثَنٌ يُعْبَدُ"؟ کیا وہاں کوئی بت تھا جس کی عبادت کی جاتی ہو اس آدمی نے کہا نہیں جی نہیں پھر آپ نے دوبارہ اس سے فرمایا کہ "هَلْ كَانَ فِيهَا عِيدٌ مِنْ أَعْيَادِهِمْ"؟ کیا وہاں کبھی ان کی کوئی عید (میلہ) ہوا کرتی تھی؟ اس نے عرض کیا جی نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "أَوْفِ بِنَذْرِكَ فَإِنَّهُ لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ وَلَا فِي قَطِيعَةِ رَحِمٍ وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ" اپنی نذر پوری کر کیونکہ نذر معصیت، نذر قطع رحمی، اور جو نذر آدمی کی طاقت سے باہر ہو، اس کو پورا کرنے کا کوئی حکم نہیں ہے۔ (ابو داؤد، طبرانی، بحوالہ بلوغ المرام، کتاب الایمان والنذور)

۴۔ بعض مفسرین نے کہا ہے کہ اس سے شراب کی مجلس مراد ہے (زہری، مالک) حوالہ کے لیے ابن کثیر دیکھی جائے، ان تمام اقوال میں کوئی اختلاف نہیں ہے، کیونکہ ان تمام مجالس پر زُور کا لفظ بولا جا سکتا ہے لہٰذا اللہ کے برگزیدہ بندے ایسی تمام مجالس سے بیزار اور دور رہتے ہیں کیونکہ لغو فعل دیکھنا بھی شرکت کے ہی حکم میں ہے یہی وجہ ہے کہ اہل تشیع کے ماتمی جلوس، ان کی مجالس، اہل بدعت کے جشن اور جلوس و محافل اسی حکم میں داخل ہیں۔

بعض مفسرین کا خیال ہے کہ یشہدون شہادت سے لیا گیا ہے معنی یہ ہوگا برگزیدہ لوگ جھوٹی شہادت اور گواہی نہیں دیتے اور شہادت کاذبہ کبیرہ گناہ ہے۔

جناب ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

الا انبئکم باکبر الکبائر؟	آپ نے تین مرتبہ فرمایا کہ کیا میں تمہیں
ثلاثا قلنا بلیٰ یا رسول اللہ صلی اللہ	سب سے بڑے گناہ کی نشاندہی نہ کروں
علیہ وسلم قال الشرک باللہ	صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا کیوں نہیں؟ ضرور بتائیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وعقوق الوالدين وكان متكئًا فجلس فقال الا وقول الزور الا وشهادة الزور فما زال يكررها حتى قلنا ليته سكت

(بخاری مسلم)

فرمایا شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، آپؐ تکیہ لگا کر بیٹھے تھے سیدھے ہو کر بیٹھ گئے آپؐ نے فرمایا جھوٹی شہادت یہ جملہ آپؐ نے اتنی بار کہا کہ ہم نے خواہش کی کہ آپؐ چپ کر جائیں۔

جناب فاروق رضی اللہ عنہ کا حکم تھا جس کسی کے بارے میں ثابت ہو جائے کہ اس نے جھوٹی شہادت دی ہے اس کو چالیس کوڑے لگائے جائیں۔ اس کا منہ کالا کیا جائے اس کا سر مونڈھ دیا جائے اور اس کو بازار میں پھرایا جائے (قرطبی)

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا

اور جب کسی بیہودہ (شخص یا فعل) کے پاس سے گذرتے ہیں

كِرَامًا

تو شریفانہ گذر جاتے ہیں

دسواں وصف "وَاِذا مروا باللغوا مروا کراما" ہے یعنی اگر ان معزز بندوں کا گذر کبھی کسی لغو مجلس اور بے ہودہ محفل کے پاس سے ہو جائے تو وہ بڑی سنجیدگی، وقار و عظمت اور متانت و شرافت سے گذر جاتے ہیں۔ لایعنی اور بے فائدہ باتوں سے اجتناب کرتے ہوئے چلے جاتے ہیں جیسے ایک نفیس مزاج آدمی گندگی کے ڈھیر کے پاس سے گذر جاتا ہے ایسے ہی یہ لوگ اپنے آپ کو اس محفل کی آلودگیوں میں ملوث نہیں کرتے ان سے الجھنے کی بجائے وہ لوگ اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہو جاتے ہیں اور نخواہ مخواہ انہیں برا بھلا نہیں کہتے کہ اے بیوقوفو! کیا کر رہے ہو؟ تمہیں شرم نہیں آتی؟ ہمارے ایک بزرگ حاجی محمد ابراہیم صاحب نے ہمیں اپنا ایک چشم دید واقعہ سنایا کہ ہم چند دوست ایک گلی سے گذر رہے تھے اور وہاں چھوٹے بچے بھی کھیل رہے تھے اور وہ حسب عادت مٹی پھی اڑا رہے تھے ہمارے دوستوں میں سے کسی نے ان سے کہا بیوقوفو کیا کر رہے ہو؟ ایک بچہ بولا کہ تو بیوقوف ہے اس نے کہا کہ فی الحقیقہ میں ہی بیوقوف ہوں کیونکہ میں نے یہ لفظ کہا تو سن بھی لیا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بد نہ بولے زیر گردوں گر کوئی میری سُنے
ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سُنے

آپ یقین کریں کہ اگر وہ کہتا بیٹا ایسا نہیں کیا کرتے اچھے بچے مٹی نہیں اڑایا کرتے، اس صورت میں وہ جواب کیا دے سکتے تھے بچے وہ طرز اور رویہ اختیار نہ کرتے جس سے ندامت و پشیمانی کا سامنا کرنا پڑا۔

جناب ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کسی دن ایک بیہودہ اور لغو مجلس کے پاس سے گذر ہوا۔ ابن مسعود رضؓ وہاں سے فوراً چل دیئے اور بالکل وہاں نہ ٹھہرے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا علم ہوا تو آپؐ نے فرمایا کہ ابن مسعودؓ کریم (شریف) ہو گیا ہے اسی طرح یہ عباد الرحمان جب گلی کوچوں اور بازوں میں گذرتے ہیں تو ادھر ادھر تاک جھانک نہیں کرتے اور اگر کوئی بے پردہ عورت جا رہی ہو تو اپنی نگاہ شریفوں کی طرح نیچے کر لیتے ہیں اور گذر جاتے ہیں۔

قُلْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ (سورۃ النور)

اہل ایمان سے کہہ دیں کہ اپنی آنکھیں نیچی رکھیں اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اس میں ان کی خوب ستھرائی ہے یقیناً اللہ تعالیٰ ان کے کاموں سے واقف ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِآيَاتِ
اور وہ کہ جب ان کو ان کے رب کی آیات سے نصیحت
رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا
کی جاتی ہے تو ان پر بہرے اندھے بن
صُمًّا وَّعُمْيَانًا
کر نہیں گرتے

گیارہواں وصف

والذین اذا ذکروا (الآیۃ) ہے یعنی ان برگزیدہ آدمیوں کی یہ شان ہے کہ جب انہیں اللہ تعالیٰ کی آیات سنائی اور یاد دلائی جائیں تو وہ ان آیات کی طرف اندھوں اور بہروں کی طرح متوجہ نہیں ہوتے بلکہ ان کا گہرا اثر قبول کرتے ہیں، ان کے دل دہل جاتے ہیں، ان کا ایمان و توکل بڑھ جاتا ہے ورجن احکامات کی انہیں تلقین کی جاتی ہے اس کی پیروی کرتے ہیں جس چیز کو لازم و فرض قرار دیا گیا ہے اسے بجا لانے میں سر مو سستی کا مظاہرہ نہیں کرتے اور جس فعل سے منع کیا گیا ہے اس سے اجتناب و گریز کرتے ہیں۔ اور عذاب آخرت کے تذکرے سے کانپ اٹھتے ہیں بخلاف کفار و فساق کے کہ ان پر کلام الٰہی کا اثر نہیں ہوتا وہ اپنی بداعمالیوں سے باز نہیں آتے، سرکشی و طغیانی اور جہالت و ضلالت سے گریز نہیں کرتے اور احکام الٰہیہ سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مکمل گریز اور تغافل واعراض کیے جاتے ہیں، جناب شعبیؒ سے ابن عون نے ایک مرتبہ پوچھا کہ میں اگر کسی ایسی مجلس میں جاؤں جہاں لوگ سجدے میں گرے ہوئے ہوں اور میں بالکل نہیں جانتا کہ وہ کیسا سجدہ کر رہے ہیں تو کیا میں بھی ان کے ساتھ سجدہ کر دوں؟ جناب شعبی نے فرمایا کہ نہیں بھائی مومن کی یہ شان نہیں ہے کہ وہ بلا سوچے سمجھے کسی کام میں مصروف ہو جائے بلکہ اسے عقل وبصیرت اور فہم وتدبر سے کام لیتے ہوئے حقیقت پسندی کا مظاہرہ کرنا چاہیے (ابن کثیر)

آج ہمارے ہاں بے شمار رسوم رائج ہیں مگر ہمیں ان کی حقیقت کا بالکل علم نہیں ہے آج مذہب کے نام پر بدعات ومحدثات کی اشاعت کی جاتی ہے اہل عقل ودانش کو چاہیے کہ وہ ان کو بلا تامل یہ کہہ کر نہ مان لیں کہ یہ بھی تو آخر مولوی ہیں، دین کے علمبردار ہیں، اسلام کے داعی ہیں۔ اور یاد رکھنا کہ بدعت کی اشاعت کا فلسفہ ہی یہ ہے کہ اس کی بنیاد نیکی پر رکھی جاتی ہے اگر اس کو نیکی کا پہیہ نہ لگایا جائے تو بدعت کی گاڑی چل ہی نہ سکے اور ایسا عمل جو بدعت کی بیساکھیوں کے سہارے قائم کیا جائے گا وہ کب صحت مند اور تندرست ہوگا؟ ایسا بے جان عمل اللہ کے ہاں شرف قبولیت ہرگز حاصل نہیں کر سکتا۔

ایک خوش فہمی

آج اس کتابی دور میں یہ بات عام کہی اور سنی جاتی ہے کہ یہ بڑا علمی دور ہے کیونکہ تعلیم یافتہ طبقہ اسلامی کتب خصوصاً قرآن عظیم کی طرف بڑی تیزی سے راغب ہے اور وہ لوگ اس کوشش میں ہیں کہ خود گھر بیٹھے بٹھائے ہی قرآن مجید کو سمجھیں مگر ان کی اس جدوجہد اور سعی سے وہ فوائد وثمرات حاصل نہیں ہو سکتے ہیں جن کی توقع کی جاتی ہے کیونکہ کئی ایسے لوگ ہیں جو لغات قرآن، اسلوب عربی اور قواعد وضوابط سے ناواقف ہونے کی بنا پر کئی مغالطات کا شکار ہو جاتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ انھوں نے یہ کوشش بلا کسی استاد ومربی کے کی ہے جو نتیجہ خیز ثابت نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو سکتی کیونکہ استاد قواعد و ضوابط اور دلائل و شواہد کی روشنی میں صحیح سمت کا تعین کر دیتا ہے جس سے منزل تک آسانی سے رسائی ہو جاتی ہے استاد کی خواہش ہوتی ہے کہ طالب علم کی سوچ صحیح اور فکر درست ہو جائے اور وہ کافی عرصہ محنت کر کے کافی حد تک طلبہ کی سوچ کا قبلہ صحیح کر دیتا ہے یہی وجہ ہے کہ استادی ہدایات سے بے نیاز ہو کر وہ صحیح مراد تک ہرگز نہیں پہنچ سکتے جیسے ایک تعلیم یافتہ آدمی پاکستان کا آئین لے کر گھر بیٹھ جائے اور بغیر استاد کی رہنمائی کے پڑھنا شروع کر دے وہ ان تمام علمی نکات، رموز و اشارات اور مخفی گوشوں پر قطعاً رسائی حاصل نہیں کر سکتا جو اس قانون کا تقاضا اور جان ہیں وہ اسے ہرگز نہیں سمجھ سکے گا جب تک اسے اساتذہ کی رہنمائی حاصل نہ ہو اسی طرح قرآن عظیم بھی ایک خدائی قانون کی کتاب ہے استاد مربی کی ہدایت کے بغیر نہایت مشکل ہے اور ایسے لوگوں کی یہ کوشش بھی آیات الٰہیہ پر اندھے اور بہرے ہو کر گرنے کے مفہوم میں داخل ہے منکرین حدیث کی گمراہی کا اصل سبب بھی یہ ہے وہ گھر بیٹھے ہی محدث بن جانے کی کوشش میں تھے کہ گمراہ ہو گئے۔ اہل بدعت کی بھی یہی حالت ہے اور سادہ لوح عوام بھی اس غلط فہمی کا شکار ہیں اور دیگر اس قسم گمراہ فرقوں کی تشکیل بھی اس غلط اور ٹیڑھی سوچ کا نتیجہ ہے ورنہ

قرآن مجید کا اعلان ہے

إِنَّ هَٰذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ۔

یہ قرآن وہ راہ دکھاتا ہے جو بہت سیدھی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ
اور وہ جو کہتے ہیں اے ہمارے رب
لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا
ہمارے لیے ہماری بیویوں اور اولاد کو
قُرَّةَ اَعْيُنٍ
آنکھوں کی ٹھنڈک بنا
وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا اُولٰٓئِكَ
اور ہمیں متقیوں کا امام بنا، ایسے لوگوں
يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا
کو ان کے صبر کی وجہ سے بالاخانے دیئے جائیں گے
وَيُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّ
اور ان کا استقبال کیا جائے گا اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سَلَامًا ۔ خَالِدِیْنَ فِیْهَا حَسُنَتْ

دعا اور سلامتی کے ساتھ ان میں ہمیشہ رہیں گے وہ ٹھہراؤ

مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ۔ قُلْ مَا

اور مقام کی خوب جگہ ہے آپ کہہ

یَعْبَؤُا بِکُمْ رَبِّیْ لَوْلَا دُعَآؤُکُمْ

دیں کہ میرا پروردگار تمہاری پرواہ نہیں کرتا اگر تم اس کو نہ پکارو تم قرآن

فَقَدْ کَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ یَکُوْنُ

قرآن کو جھٹلا چکے ہو جلدی اس کے وبال میں مبتلا ہو

لِزَامًا

جاؤ گے

بارہواں وصف

والذین یقولون (الآیۃ) ہے عبادالرحمان کا یہ آخری وصف ہے یہ ان کی دعا کا تذکرہ ہے۔

اے ہمارے پروردگار! ہمیں ایسی بیویاں اور اولاد عنایت فرما جو ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک ہو اور ہمارے دلوں کی مسرت اور اذہان کے لیے سرور کا باعث ہو ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے اخلاق و اطوار اور عادات و خصائل اتنے اعلیٰ اور پسندیدہ ہوں کہ انہیں دیکھتے ہی ہماری آنکھیں لذیذ اور ٹھنڈی ہو جائیں۔ رفیقۂ حیات شکل و صورت اور سیرت و کردار میں اچھی ہو، عفت اور پاکدامنی کی زینت سے بھی آراستہ ہو، فرمانبردار اور خدمت گذار، اولاد صحت مند ہو، ذہین و فطین ہو، خوبصورت اور خوب سیرت ہو ان تمام اوصاف کے جمع ہونے سے جو ٹھنڈک و لذت محسوس ہو گی بس اس کا تصور صرف صاحب ذوق ہی جانتے ہیں۔

اس دعاء سے یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ لوگ تارک دنیا ہو کر راہبوں کی طرح زندگی گذارنے کے عادی نہ تھے بلکہ یہ لوگ شادیاں بھی کیا کرتے تھے۔ صاحب اولاد بھی ہوتے تھے، دیگر گھریلو ذمہ داریوں کا بوجھ بھی اٹھائے ہوئے ہوتے تھے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اسلام جب تقویٰ اور طہارت کا درس دیتا ہے اس میں ان گھریلو مسرتوں سے دست کش ہونا ضروری نہیں ہے۔

وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ إِمَامًا (الآیۃ) یہ دعاء کا آخری حصہ ہے آپ غور فرمائیں کہ یہ کتنا پر لطف اور پر مغز ہے، اے پروردگار! ہماری اولاد اور اہل کو تقویٰ کا اعلیٰ معیار اور پارسائی کا بلند مرتبہ عطا فرما جب وہ اس اونچے مقام پر پہنچ جائیں گے تو طبعی طور پر یہ شخص (دعاء گو) ان پارسا اور متقیوں کا امام و پیشوا بن جائے گا، اس دعاء میں اپنی بڑائی کا سوال نہیں ہے بلکہ اولاد و اہل کے متقی اور پارسا ہونے کی دعاء کی جا رہی ہے اور یہ اصل ہمدردی اور خیر خواہی ہے۔

دوسری تفسیر یہ ہے کہ اس دعاء کا مقصود یہ ہے کہ ہمیں تقویٰ کے وہ درجات و منازل عطا فرما کہ لوگ ہماری اقتداء کریں اور نجات کی منزلیں طے کرتے جائیں۔ اور ہمارے علم و عمل سے ان کو فائدہ اور نفع حاصل ہو (ابراہیم نخعی) یعنی ایسا نہ ہو کہ ہم اپنی فانی زندگی کی ان عارضی اور مستعار لذتوں میں ایسے کھو جائیں کہ تیری یاد ہی نہ آئے، یا دولت کی طلب اور حصول میں ہم ایسے ہوا س باختہ ہوں کہ حلال و حرام کی حدود ہی توڑ جائیں اور جائز و ناجائز میں تمیز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی نہ کر پائیں بلکہ ہمیں ایسا باکردار اور صاحب سیرت بنا دے کہ بے چین روحوں کو ہمارے پاس بیٹھ کر حقیقی سکون اور دل کو قرار حاصل ہو اور ہمیں "ھُمْ لَا یَشْقٰی جَلِیْسُھُمْ" کا مصداق بنا دے۔ اس دعا سے یہ بھی معلوم ہوا کہ معرفت الٰہی کے بلند ترین مقام پر پہنچنے کی آرزو کرنا اور پھر اس کے حصول کے لیے اس کے سامنے دامن دراز کرنا عباد الرحمان کا شیوہ ہے۔

بالاخانوں کے مکین

اُولٰٓئِکَ یُجْزَوْنَ الْغُرْفَۃَ (الآیۃ) یہاں سے عباد الرحمان کی جزاء و ثواب کا تذکرہ ہو رہا ہے اور بتایا جا رہا ہے کہ بالاخانوں کے مکین کون لوگ ہیں یعنی جن کے عقائد و نظریات صحیح اعمال و افعال سنت کے مطابق، اخلاق نہایت پاکیزہ اور بلند و بالا، امنگیں اور آرزوئیں بہت خوبصورت و حسین ہیں جب ایسے لوگ جنت میں داخل ہوں گے تو ان کی پذیرائی کے لیے اتنے ہی عظیم، رفیع، بلند و بالا، پاکیزہ، خوبصورت اور حسین محلات اور بالاخانے تیار ہوں گے کہ اس دنیا کی بڑی بڑی رفیع عمارتیں، اونچی اونچی بلڈنگیں اور چالیس چالیس پچاس پچاس منزلہ عمارات ان کے مقابلے میں پرکاہ کی حیثیت رکھتی ہیں۔

جناب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

أَعْدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِيْنَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ وَإِنْ شِئْتُمْ فَاقْرَءُوْا فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ	میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ کچھ تیار کیا ہے جو نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے نہ کسی کان نے سنا ہے نہ کسی بشر کے دل میں آیا ہے اگر چاہتے ہو تو قرآن پڑھ لو "فلا تعلم نفس ما اخفی لہم من قرۃ اعین جزاءً بما کانوا یعملون"۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جناب ابو مالک اشعری رضؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں ایسے بالاخانے ہوں گے جن کا اندرونی حصّہ باہر سے اور بیرونی حصّہ اندر سے دکھائی دیتا ہے۔

بِمَا صَبَرُوا: صبر کا لفظ یہاں بڑے وسیع تر معنیٰ کے لیے مستعمل ہے زبانِ شرع میں یہ لفظ عام طور پر تین معانی کے لیے مستعمل ہوتا ہے۔

۱۔ طاعات وعبادات پر پابندی کرنا اور احکام کی تعمیل و بجا آوری کے لیے ہر لمحہ مستعد رہنا۔

۲۔ ممنوعات ومنہیات سے بالکل پرہیز کرنا۔ گناہ کی تمام لذات کو ٹھکرا دینا اور ہر اچھے فعل پر قائم رہنا۔

۳۔ دشمنانِ دین کے مظالم برداشت کرنا، دینِ حق کی سربلندی کے لیے جد وجہد کرنا۔ اس سلسلے میں ہر طرح کی تکلیف ومصیبت برداشت کرنا، خوف ولالچ کے مقابلے میں حق کو تھامے رکھنا، شیطان کی تمام ترغیبات اور نفس کی تمام خواہشات کو دبا کر فریضۂ حق بجالانا۔

وَيُلَقَّوْنَ فِيهَا تَحِيَّةً وَسَلَامًا ۔ جنت کی دیگر لازوال نعمتوں کے ساتھ انہیں یہ اعزاز بھی حاصل ہوگا کہ ملائکہ (فرشتے) ان کو بیار کبار دیں گے اور سلام کریں گے حتیٰ کہ رب تعالیٰ فرمائیں گے۔

سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبٍّ رَّحِيمٍ (یسین) — سلامتی ہے رب رحیم کی طرف سے

خَالِدِينَ فِيهَا حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا: اس جنت میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور وہ بلحاظ مستقل ٹھکانے کے اور عارضی رہائش کے بہترین جگہ ہے اللہ تعالیٰ ہمیں بھی نصیب فرمائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قُلْ مَا يَعْبَؤُا : یہ بطور تقابل مشرکین کا بھی ذکر کر دیا ہے کہ اگر تم گاہے گاہے رب کو نہ پکارتے ہوتے تو وہ تمہاری بالکل پروا نہ کرتا اب چونکہ تم نے سب چیزوں (نبی، قرآن وغیرہ) کی تکذیب کر دی ہے اب تمہاری کوئی حیثیت نہیں ہے یہ تکذیب و انکار بالآخر تمہیں دوزخ کے دائمی عذاب سے دو چار کر دے گا۔

اَعَاذَنَا اللّٰہُ تَعَالٰی اَجْمَعِیْن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُصنّف کی دیگر مطبُوعات

۱۔ کتاب التوسل
۲۔ ایامِ قربانی کی تحقیق
۳۔ حقائق محمدی

خدام المحدثین، جامع مسجد اہلحدیث مستری علمدین قبرستان روڈ
گوجرانوالہ

کتابت: محمد نواز عابد کیلانی۔ حضرت کیلیانوالہ۔ ضلع گوجرانوالہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون

مصباح القرآن

حصہ اول

تالیف:

حافظ محمد الیاس اثری

استاذ جامعہ اسلامیہ اہلحدیث گوجرانوالہ

۹۹ - جے ماڈل ٹاؤن - لاہور

نمبر ... 06814 ...

ناشر:

خدام المحدثین

جامع مسجد مستری علم دین اہلحدیث قبرستان روڈ گوجرانوالہ

06814

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ

العظة الجليلة في التوسّل والوسيلة

المعروف

كتاب التوسّل

(اردو)

تالیف

حافظ محمد الیاس صاحب اثری

استاذ جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ

ناشر

خدام المحدثین جامع مسجد اہلحدیث محدث گوندلوی

قبرستان روڈ گوجرانوالہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِي أَيَّامٍ مَّعْدُودَاتٍ

القول الأنيق في توضيح أيام التشريق

المعروف

ایام قربانی کی تحقیق

تالیف

حافظ محمد الیاس اثری

استاذ جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ

ناشر

خدام المحدثین جامع مسجد اہلحدیث مستری علم دین، قبرستان روڈ گوجرانوالہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترم ساتھیو!

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب جامع مسجد مستری علم دین میں ایک

تبلیغی اجتماع

منعقد ہوتا ہے

اس خالص دینی اجتماع میں ضرور شریک ہوا کریں۔

الداعیان الی الخیر،

حافظ محمد الیاس اثری، واراکین مسجد مستری علم دین، اہلحدیث قبرستان روڈ گوجرانوالہ